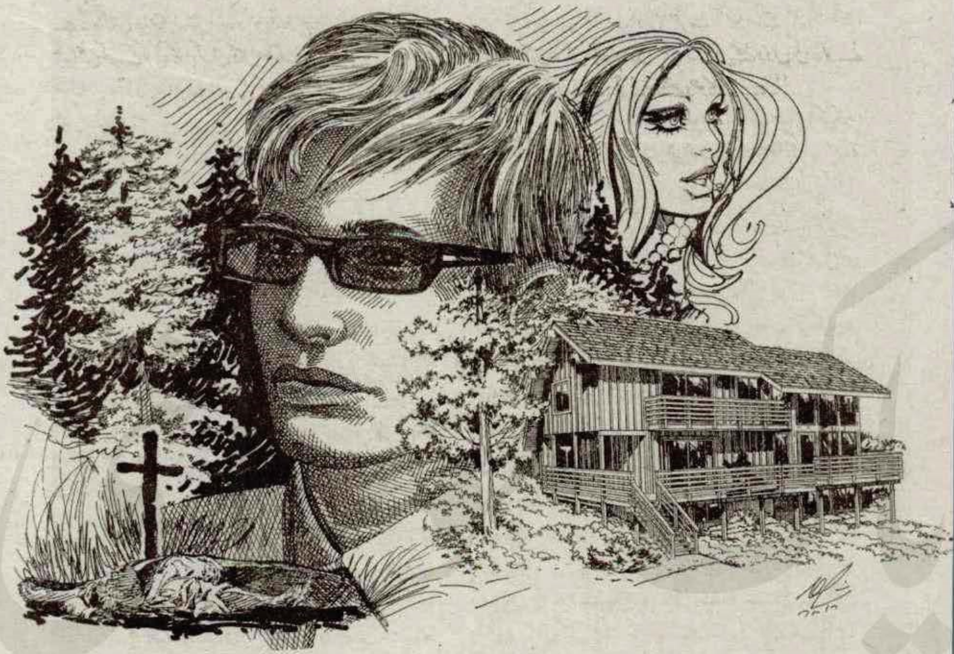
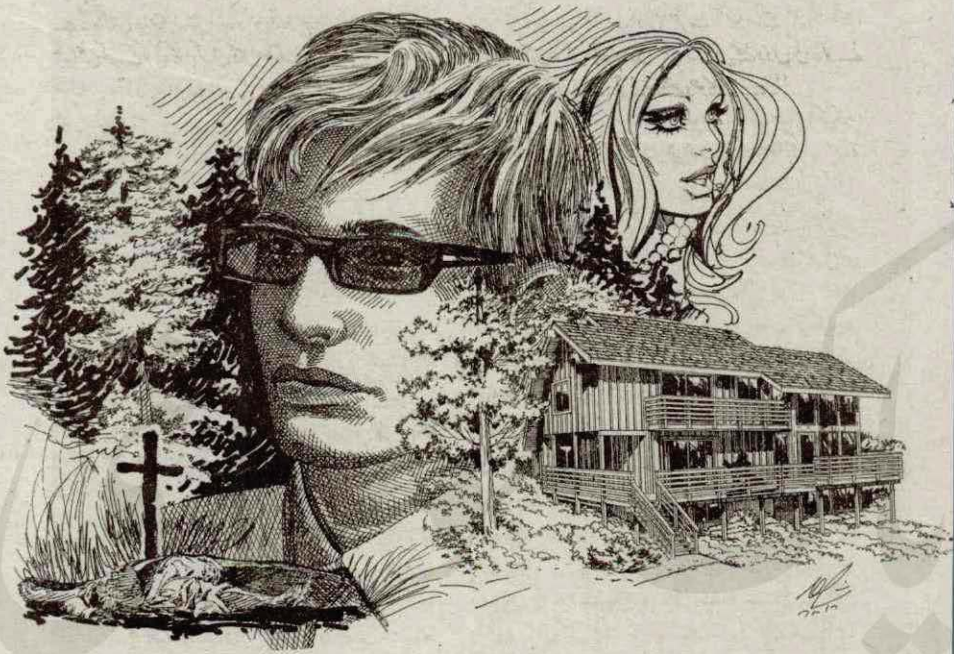


قاتل محبت

کاشف زبیر

محبت بھی عجب شے ہے۔ کبھی دوسروں کی بھینٹ لیتی ہے اور کبھی اپنی موت آپ مر جاتی ہے لیکن... اس کا انحصار دلی جذبات پر ہوتا ہے جس میں جتنی شدت ہوتی ہے اتنا ہی اظہار بھی ہوتا ہے... ان کی محبت بھی انہیں دھیرے دھیرے خطرات سے کھیلنے پر اکسا رہی تھی بالآخر کھیلتے کھیلتے انہیں بھی قاتل وار کو سہنا اور ان سے بچنا آگیا۔ بس یہی بات کسی کو منظور نہ تھی پھر کیسے وہ ڈوبتے دریا میں تیر جاتے۔

پل پل موت سے قریب ہونے والی بے ترتیب دھڑکنوں کا احوال



قاتل محبت

کاشف زبیر

محبت بھی عجب شے ہے۔کبھی دوسروں کی بھینٹ لیتی ہے اور کبھی اپنی موت آپ مر جاتی ہے لیکن... اس کا انحصار دلی جذبات پر ہوتا ہے جس میں جتنی شدت ہوتی ہے اتنا ہی اظہار بھی ہوتا ہے... ان کی محبت بھی انہیں دھیرے دھیرے خطرات سے کھیلنے پر اکسا رہی تھی بالآخر کھیلتے کھیلتے انہیں بھی قاتل وار کو سہنا اور ان سے بچنا آگیا۔ بس یہی بات کسی کو منظور نہ تھی پھر کیسے وہ ڈوبتے دریا میں تیر جاتے۔

پل پل موت سے قریب ہونے والی بے ترتیب دھڑکنوں کا احوال

وہ نوجوان لڑکی ننگے پاؤں نائٹ سوٹ میں ملبوس اس تاریک اور ویران جنگل میں بھاگ رہی تھی۔ اس کے ہاتھ پیروں پر خراشوں کے نشانات تھے۔لباس بھی جگہ جگہ سے پھٹ گیا تھا۔ اس کے بالوں میں پتے اور تنکے الجھے ہوئے تھے جیسے وہ گھنی جھاڑیوں سے گزرتی آرہی ہو یا پھر بار بار نیچے گری ہو۔ وہ بار بار پلٹ کر دیکھ رہی تھی۔ بھاگتے بھاگتے وہ ایک ندی کے کنارے پہنچی جس میں پانی بہت تیز تھا اور کچھ ہی دور اوپر سے آبشار گر رہی تھی۔ لڑکی نے

ہراساں نظروں سے چاروں طرف دیکھا۔وہ بے خیالی میں ہاتھ میں موجود چاندی جیسی چمک دار دھات کا چھلا گھما رہی تھی۔ یہاں جگہ کھلی تھی اس لیے نصف چاند کی روشنی میں سب دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے باوجود وہ نہیں جان سکی کہ اس کا پیچھا کرنے والا کب اس تک آگیا اور اچانک اس کے منہ پر ایک ہاتھ جم گیا اور اس کی چیخ ہاتھ تلے گھٹ کر رہ گئی۔

☆☆☆

امریکی ریاست وائیومنگ شمال میں ہے، اس کا بیشتر حصہ اونچے نیچے پہاڑوں اور گھنے جنگلات سے ڈھکا ہوا ہے جہاں دریا اور جھیلیں ہیں۔ موسم خوشگوار اور سرد ہوتا ہے۔ آبادی کم ہے مگر ترقی کے لحاظ سے یہ امریکا کی باقی ریاستوں سے پیچھے نہیں ہے۔ سلور اسٹون ریاست مونٹانا کی سرحد کے پاس ایک چھوٹا سا مگر جدید قصبہ تھا۔ جنگِ عظیم کے بعد ریاست نے یہاں ایک جدید ووڈ انڈسٹریل پارک قائم کیا جس میں لکڑی سے متعلق صنعتیں لگائی گئیں اور ان صنعتوں میں کام کرنے والے لوگوں کے لیے یہ قصبہ بسایا گیا۔ ساٹھ سال میں یہ ترقی کر کے ایک چھوٹے شہر کی صورت اختیار کر گیا تھا۔ یہاں شہر کے مرکز میں کچھ اونچی عمارتیں بھی تھیں لیکن بیشتر قصبہ دو تین منزلہ گھروں پر مشتمل تھا۔ جگہ جگہ پارک اور قدرتی جنگل تھے اور یہاں سے کچھ ہی دور ایک خوب صورت آبشار تھی جسے سلور اسٹون کہا جاتا تھا۔ قصبے کا نام اسی آبشار کے نام پر رکھا گیا تھا۔ قصبے اور آبشار کے درمیان گھنا جنگل تھا۔

رینا لاک کھول کر اندر آئی تو اسے لگا کہ گھر میں کوئی نہیں ہے لیکن پھر اسے شین اور مارش کے بیڈروم سے دبی دبی ہنسی کی آواز آئی۔ وہ ایک لمحے کو رکی پھر سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آگئی۔ اس نے جان بوجھ کر سیڑھیوں پر زور سے قدم رکھے تھے تاکہ ان دونوں کو اس کی آمد کی خبر ہو جائے۔ کمرے میں آ کر اس نے اسکول بیگ ایک طرف پھینکا اور بستر پر لیٹ گئی۔ اسے شدت سے غصہ آرہا تھا مگر یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسے غصہ کس بات پر آرہا ہے۔ شاید اسکول کی ان لڑکیوں پر جو گروپ بنا کر اس کے پیچھے پڑ گئی تھیں۔ صرف اس لیے کہ وہ بے سہارا تھی۔ اس کا باپ اس کے بچپن میں مر گیا تھا اور اس کی ماں اسے چھوڑ کر فرار ہو گئی تھی۔ یہ دو سال پہلے کی بات تھی۔ کینی اچھی ماں نہیں تھی۔ اس کا زیادہ وقت اپنے بناؤ سنگار میں گزرتا تھا اور نو سال کی عمر سے رینا اپنے لیے خود کھانا بنا رہی تھی۔ کینی ایک بار میں ویٹریس کے طور پر کام کرتی تھی اور اسے گھر داری سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ سارا دن پڑ کر سوتی اور شام کے وقت تیار ہو کر جاب پر چلی جاتی جہاں سے اس کی واپسی صبح چار بجے سے پہلے نہیں ہوتی تھی۔ اس کے دوست ہمیشہ مرد ہوتے تھے اور ہر دوسرے تیسرے مہینے دوست بدل جاتے تھے۔

رینا نے بہت کم اپنی ماں سے جاگتے میں ملاقات کی۔ وہ صبح اسکول جاتی تب کینی سو رہی ہوتی تھی اور وہ اسکول سے آتی تب بھی وہ سو رہی ہوتی تھی۔ پھر جاگ کر جانے کی تیاری کر رہی ہوتی تھی۔ کینی اچھا تو کماتی تھی مگر بیٹی پر خرچ نہیں کرتی تھی۔ بلکہ رینا کو جو سرکاری وظیفہ ملتا تھا اس کا بیشتر حصہ بھی وہی ہضم کر جاتی تھی۔ پھر ایک دن رینا اسکول سے آئی تو کینی خلاف معمول گھر میں نہیں تھی۔ اس کا سامان بھی غائب تھا، البتہ ڈریسنگ کے شیشے پر ایک چٹ لگی تھی۔ کینی نے اس پر لکھا تھا۔ ”ڈیئر! میں ہمیشہ کے لیے جا رہی ہوں۔ تم اب بڑی ہو رہی ہو۔ مسز شیلٹن تمہاری دیکھ بھال کر لے گی اور کچھ عرصے بعد تمہیں دیکھ بھال کی ضرورت نہیں رہے گی کینی۔“

ماں کے رویے نے اسے نفسیاتی مریض بنا دیا تھا۔ وہ الگ تھلگ رہنے لگی تھی۔ اسے لگتا کہ اس کے اوپر مستقل کوئی بوجھ آگیا ہے اور وہ اس سے آزاد نہیں ہو پا رہی...

گھر میں کئی بار اسے غائب دماغی کے دورے پڑے لیکن کینی کو پتا ہی نہیں چلا۔ پھر ایک بار اسے اسکول میں پتا چلا تب اسے اسپتال لے جایا گیا۔ اس وقت وہ پندرہ سال کی تھی۔ ڈاکٹر پیٹرسن نے اس کا علاج کیا تھا۔ کئی سیشنز کے بعد اسے دورے پڑنا بند ہوئے تھے مگر اس کی دوائیں اب بھی جاری تھیں۔ اسے روز ایک گولی کھانی پڑتی تھی، یہ اعصاب کے سکون کے لیے تھی اور دورہ پڑنے کی صورت میں اسے انجکشن دیا جاتا تاکہ وہ نروس بریک ڈاؤن سے بچ سکے مگر گزشتہ ڈھائی سال سے اسے دورہ نہیں پڑا تھا۔

کمیونٹی سروس کی آفیسر مسز شیلٹن رینا سے رابطے میں رہتی تھی اور وہ مہینے میں ایک بار اس سے ملنے آتی تھی۔ یہ واحد دن ہوتا تھا جب کینی ڈھنگ کے حلیے میں ایک محبت کرنے والی ماں کا روپ دھار لیتی تھی، دوسری صورت میں کمیونٹی سروس رینا کو اپنی تحویل میں لے سکتی تھی۔ اسے رینا سے تو دلچسپی نہیں تھی لیکن اسے ملنے والے وظیفے سے بہت دلچسپی تھی۔ اس دن وہ رینا کو بھی خاص طور سے تیار کراتی تھی۔ رینا کے باپ کے بعد اس نے دوسری شادی نہیں کی۔ وہ پہلی شادی کو ہی زندگی کی سب سے بڑی غلطی قرار دیتی تھی۔ رینا کو نہیں معلوم کہ وہ کس کے ساتھ گھر اور سلور اسٹون چھوڑ گئی تھی یا اکیلے ہی کہیں چلی گئی تھی۔ اس نے

آفیسر مسز شیلٹن کو کال کی اور اسے بتایا کہ اس کی ماں اسے چھوڑ کر چلی گئی ہے۔ وہ فوراً اس کے پاس پہنچ گئی تھی۔ مکان کرائے کا تھا اور بیشتر سامان بھی مالک کا تھا۔ شاید اسی لیے کینی آرام سے سب چھوڑ گئی تھی۔ رینا چند دن کمیونٹی سینٹر میں رہی جہاں اس جیسے بہت سے بے سہارا بچے تھے۔ ان کا دنیا میں کوئی نہیں تھا اور نہ ہی کوئی اپنانے کے لیے تیار تھا۔

مگر رینا کو زیادہ دن یہاں نہیں رہنا پڑا۔ شین وارڈ اور مارش وارڈ اسے اپنے گھر لے آئے تھے۔ شین اور کینی کلاس فیلو تھے، اگرچہ ان کے درمیان کبھی دوستی نہیں رہی مگر شین اسے جانتی ضرور تھی۔ شاید یہی وجہ تھی اس نے رینا کو اپنے پاس رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔ رینا کے پاس اختیار نہیں تھا کہ وہ اس فیصلے کو رد کرتی۔ مسز شیلٹن نے اسے بتا دیا تھا کہ اگر اس کے بارے میں کوئی فیصلہ ہوا تو اسے قبول کرنا پڑے گا۔ کمیونٹی سروس کے پاس فنڈز کم تھے اور ان کی کوشش ہوتی تھی کہ زیادہ سے زیادہ بچے اڈاپٹ کر لیے جائیں یا اچھے خاندان انہیں اپنالیں مگر اس سلسلے میں بڑی سخت چھان بین کے بعد لڑکا یا لڑکی کسی خاندان کے حوالے کی جاتی تھی۔ شین اور مارش کی ساکھ بہت اچھی تھی۔ ان دونوں کی ملاقات کالج میں ہوئی تھی اور پھر انہوں نے شادی کر لی۔ اس بات کو پندرہ سال ہو چکے تھے۔ ان کا کوئی بچہ نہیں تھا لیکن اس میں شبہ نہیں کہ ان کی ازدواجی زندگی بہت خوشگوار تھی۔ اس لیے جب شین نے رینا کو رکھنے کی پیشکش کی تو سروس کیمونٹی حکام نے ان کی پیشکش منظور کر لی۔ یوں رینا ان کی تحویل میں دے دی گئی۔

رینا کو یوں کھلونے کی طرح خود کو کسی کے حوالے کر دینا اچھا نہیں لگا تھا۔ اس وقت وہ سولہ سال کی تھی اور اب وہ اٹھارہ کی ہونے والی تھی۔ دو مہینے بعد ہائی اسکول کا آخری امتحان پاس کر کے وہ کالج چلی جاتی اور اس کے ساتھ ہی وہ خود مختار ہو جاتی۔ دو سال اس نے بہت اچھے نہیں گزارے تھے اور نہ بُرے گزارے تھے۔ اچھے ان معنوں میں کہ شین اس کا بہت خیال رکھتی تھی۔ مارش کا رویہ دوستانہ ہوتا تھا مگر وہ اس سے ایک حد سے زیادہ بے تکلف نہیں ہوتا تھا۔ وہ اس سے لیے دیے رہتا تھا۔ اس کے مقابلے میں شین اس کا بہت خیال رکھتی تھی اور کبھی کبھی اس کے لیے پریشان ہو جاتی تھی۔ اس کے باوجود رینا کو یہاں رہنا اچھا نہیں لگتا تھا۔ اس کا دم گھٹتا تھا۔ اس کے مقابلے میں اسے کیمونٹی سینٹر میں رہنا اچھا لگا تھا مگر اٹھارہ سال کی عمر تک اس کے پاس فیصلے کا اختیار نہیں تھا۔ اسے دل پر جبر کر کے یہیں رہنا تھا۔

سارہ اور اس کی ساتھی لڑکیاں اسے چھیڑتی تھیں۔ رینا ان کو جواب دے سکتی تھی لیکن ان کے ساتھ بدمعاش قسم کے لڑکے بھی ہوتے تھے، رینا کو ان سے ڈر لگتا تھا۔ پورے اسکول میں اگر رینا کی کسی سے دوستی تھی تو وہ اینڈرسن تھا۔ چھوٹے قد، ہلکے جسم اور موٹے فریم کی بھاری عینک والا اینڈرسن کلاس کا سب سے ذہین طالب علم تھا۔ رینا اس سے بھی بے تکلف نہیں تھی مگر وہ اس سے بات کر لیتی تھی اور کبھی کبھی دونوں ایک ساتھ کینٹین چلے جاتے تھے۔ اسکول سے باہر وہ کبھی کسی سے نہیں ملی تھی۔ اس کی کوئی دوست نہیں تھی اور نہ ہی وہ کسی تفریح گاہ میں جاتی تھی۔ وہ بستر پر لیٹی اینڈرسن کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ وہ ڈاکٹر پیٹرسن کا بیٹا تھا۔ ان کا اسکول جنگل کے پاس تھا اور ڈاکٹر پیٹرسن کا شاندار ولا نما مکان بھی وہیں تھا۔ اسکول سے واپسی پر وہ اس گلی کے نیچے سے گزرتی تھی جس پر یہ مکان تھا۔

وہ شین اور مارش پر بوجھ نہیں تھی۔ اسے ہر مہینے معقول وظیفہ ملتا تھا۔ ابھی تو یہ شین اور مارش کے پاس آتا تھا مگر شین نے اسے بتا دیا تھا کہ وہ اس میں سے کچھ نہیں لیتے۔ انہوں نے اسے خود رکھا تھا اور وظیفے کی رقم اس کے اکاؤنٹ میں جمع ہو رہی تھی۔ یہ اس وقت اس کے کام آتی جب وہ کالج جاتی۔ مارش سول انجینئر تھا اور اس کی اپنی فرم تھی جو سلور اسٹون اور اس کے آس پاس تعمیرات کا کام کرتی تھی۔ مالی لحاظ سے وہ آسودہ حال تھا۔ ان کے پاس خوب صورت ڈچ ولا اور دو شاندار گاڑیاں تھیں۔ رینا کو بھی انہوں نے تمام سہولتیں دی تھیں۔ اس کے پاس کئی خوب صورت لباس اور ذاتی استعمال کی اشیا تھیں۔ شین نے اسے کار دلانے کی پیشکش کی لیکن وہ اس نے مسترد کر دی تھی۔ اسے اچھا نہیں لگا تھا، وہ پہلے ہی خود کو ان پر بوجھ سمجھتی تھی۔ اس کے آنے کے کچھ دیر بعد شین نے اس کے کمرے میں جھانکا۔

''لنچ کے بارے میں کیا خیال ہے؟''

''میں نے اسکول میں کھا لیا تھا اب مجھے بھوک نہیں ہے۔'' رینا نے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا۔

''اوکے۔'' شین بولی۔ ''آج شام ہم باہر جائیں گے اگر تم نے کہیں جانا ہو تو سورج ڈوبنے تک گھر آ جانا۔''

رینا نے کچھ نہیں کہا تو شین اندر آئی۔ اس نے رینا کے شانے پر ہاتھ رکھا۔ ''تم ٹھیک تو ہو نا؟''

''ہاں میں ٹھیک ہوں۔'' رینا بولی۔

شین اور مارش کی طرف سے اس کے کہیں آنے جانے پر پابندی نہیں تھی البتہ دیر تک باہر رہنے کی صورت میں اسے بتانا پڑتا تھا اور جب وہ خود کہیں گئے ہوتے تو رینا

کو گھر پر رہنا پڑتا تھا۔ وہ شام کے وقت سائیکل پر گھر سے نکلی، اس کا رخ سلور اسٹون کے اوپری حصے کی طرف تھا جہاں سے جنگل شروع ہو جاتا تھا۔ جنگل کو انسانی دست برد اور کچرے سے بچانے کے لیے اس میں درخت اور لکڑی کاٹنے پر پابندی تھی۔ وہاں راستے نہیں بنائے گئے تھے تاکہ لوگ کم سے کم جنگل کا رخ کریں۔ اینڈرسن کے گھر کے پاس سے گزرتے ہوئے رینا نے دیکھا کہ ڈاکٹر پیٹرسن اپنے خوب صورت باغ کی دیکھ بھال میں مصروف تھا۔ وہ گنجے سر اور سفید فرنچ کٹ ڈاڑھی والا شخص تھا۔ اس نے رینا کو دیکھ کر ہاتھ ہلایا اور دوبارہ اپنے کام میں لگ گیا۔ رینا جنگل کے سرے تک آئی اس نے سائیکل ایک جگہ چھوڑ دی اور پیدل اندر داخل ہوئی۔ آبشار تک جانے کا راستہ اس کے دائیں طرف سے گزرتا تھا۔

جنگل میں ہر طرف نباتاتی کچرا تھا۔ پتے، شاخیں، ٹہنیاں اور گر جانے والے درختوں کے سال خوردہ تنے۔ یہاں کہیں مٹی دکھائی نہیں دے رہی تھی اور وہاں سیلن اور میتھین کی بو بسی ہوئی تھی۔ گل سڑ جانے والا کچرا میتھین گیس پیدا کرتا ہے لیکن یہ مقدار میں اتنی زیادہ نہیں ہوتی کہ اس سے آگ لگ جائے۔ رینا کسی قدر دقت کے ساتھ چل رہی تھی۔ اس کا رخ آبشار کی طرف تھا۔ آدھے گھنٹے بعد وہ آبشار کے سامنے تھی۔ وہ پہلی بار اس خوب صورت جگہ آئی تھی اور اسے دیکھ کر مبہوت رہ گئی تھی۔ اسے افسوس ہوا کہ وہ پہلے یہاں کیوں نہیں آئی۔ ندی کے کنارے بیٹھ کر اس نے ہاتھ میں پانی لے کر چکھا اور اسے خوشگوار پا کر اس نے پانی پیا۔ اس کا ذائقہ منفرد تھا، نباتات اور معدنیات کی خوشبو اور ذائقہ لیے ہوئے۔ رینا پانی پی کر وہیں بیٹھ گئی۔ وہ بہت دنوں سے یہاں آنے کا سوچ رہی تھی مگر سوچ کر رہ جاتی تھی۔ بالآخر آج وہ نکل ہی آئی۔

ندی کنارے بہت خوب صورت سبز رنگ کی گھاس تھی۔ اس میں چھوٹے چھوٹے پھولوں والے پودے بھی تھے۔ وہ ان پھولوں کو چن رہی تھی کہ گھاس میں کوئی چیز چمکی۔ رینا نے گھاس ہٹا کر اسے نکالا۔ یہ چیز کیچڑ سے سیاہ ہو رہی تھی۔ اس نے کیچڑ صاف کیا تو ایک چھلا نمایاں ہوا۔ یہ چاندی یا اس جیسی کسی دھات کا بنا ہوا تھا اور اس کے سامنے والے حصے پر تین بالز آپس میں جڑی ہوئی تھیں۔ اس نے پانی سے اسے دھویا تو اس کا سیاہ رنگ بڑی مشکل سے اترا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے چھلا بہت عرصے سے یہاں پڑا ہوا ہو۔ صاف کر کے رینا نے اسے اپنے الٹے ہاتھ کی چوتھی انگلی میں پہنا تو وہ اسے پوری طرح فٹ آیا۔ چھلا اس کے نرم و نازک ہاتھ پر جچ گیا تھا۔ وہ وہیں لیٹ گئی پھر چونکی کیونکہ سورج مغرب کی طرف جھک گیا تھا اور کچھ دیر میں غروب ہو جاتا۔ ابھی اسے جنگل سے گزر کر واپس بھی جانا تھا۔ وہ واپسی کے لیے چل پڑی۔ جب وہ جنگل سے نکلی تو سورج غروب ہونے کے قریب تھا۔ اس نے سائیکل اٹھائی اور واپس چل پڑی۔ اب اسے بھوک لگ رہی تھی اور ڈنر سات بجے ہوتا۔ اس نے ایک شاپ سے چاکلیٹ بار لی اور اسے کھاتے ہوئے آگے بڑھی تھی کہ سامنے سے اینڈرسن نمودار ہوا۔ وہ اسے دیکھ کر رک گئی۔

''ہائے...''

''ہائے... تم جنگل سے آرہی ہو؟''

رینا حیران ہوئی۔ ''تمہیں کیسے پتا چلا؟''

''میں نے اپنے کمرے کی کھڑکی سے تمہیں جاتے دیکھا تھا لیکن تم نے واپسی میں بہت دیر لگائی۔ میں فکر مند ہو گیا تھا۔''

''میں آبشار تک گئی تھی۔ وہاں بہت خوب صورت منظر تھا۔''

اینڈرسن اس کے ساتھ چلنے لگا۔ ''میں کئی بار وہاں جا چکا ہوں، تم نے ٹھیک کہا۔ وہ جگہ بہت خوب صورت ہے۔'' اینڈرسن کہتے ہوئے ہچکچایا۔ ''رینا! تمہیں پتا ہے پندرہ دن بعد اسکول میں الوداعی پارٹی ہے جس میں سب لڑکے لڑکیاں جوڑے بنا کر شرکت کرتے ہیں۔''

''مجھے معلوم ہے۔''

اینڈرسن ہچکچایا۔ ''کیا تم نے کسی کا انتخاب کیا ہے؟''

''نہیں۔''

''تب تم میری پارٹنر بن جاؤ۔'' اینڈرسن نے تجویز دی۔ رینا نے اس کی طرف دیکھا اور مسکرا کر سر ہلا دیا۔ اینڈرسن خوش ہو گیا۔ ''میں تمہیں لینے آؤں گا۔ مسٹر اور مسز وارڈ کو اعتراض تو نہیں ہوگا؟''

''نہیں۔'' رینا نے جواب دیا۔ ''وہ میرے ذاتی معاملے میں دخل نہیں دیتے۔''

رینا گھر آئی تو شین اور مارش جانے کی تیاری کر رہے تھے۔ شین نے رینا کو بتایا کہ اس کا ڈنر تیار کر کے فریج میں رکھ دیا ہے بس اسے گرم کرنا ہوگا۔ تاریکی چھاتے ہی وہ گھر سے نکل گئے تھے۔ چاکلیٹ کھا کر رینا کی بھوک مر گئی تھی۔ وہ اپنے کمرے میں آئی اور بیڈ پر گر کر ہاتھ میں موجود چھلے کا معائنہ کرنے لگی۔ بے خیالی میں اسے گھماتے ہوئے اس نے

اتارنے کی کوشش کی تو وہ نہیں اترا۔ اسے حیرت ہوئی کیونکہ چھلا تنگ نہیں تھا وہ آرام سے گھوم رہا تھا مگر اس کی انگلی سے بھی نہیں اتر رہا تھا۔ اس نے اپنی انگلی کے درمیانی جوڑ کا معائنہ کیا۔ وہ موٹا نہیں تھا۔ اسے یاد تھا جب اس نے چھلا پہنا تو وہ بہت آرام سے اس کی انگلی میں آگیا تھا۔ مگر اب وہ پھنس رہا تھا۔ رینا کو بے چینی ہونے لگی۔ وہ اٹھ کر واش روم میں آئی اور اس نے انگلی پر صابن لگا کر چھلا اتارنے کی کوشش کی۔ ایک ناکامی کے بعد اس نے اچھی طرح صابن لگا کر جھاگ بنایا اور پھر چھلا اتارنے کے لیے زور لگایا تو وہ اتر گیا۔ رینا نے اسے ایک طرف رکھتے ہوئے نل کھولا اور ہاتھ پر لگا جھاگ دھونے لگی۔ جھاگ ہٹا تو وہ اچھل پڑی۔ چھلا پھر اس کی انگلی میں نظر آرہا تھا۔ اس نے بے ساختہ بیسن کی سائڈ پر دیکھا جہاں اس نے چھلا رکھا تھا مگر وہاں چھلا نہیں تھا۔ ہوتا بھی کیسے وہ تو اس کی انگلی میں تھا۔

''کیا میرا دماغ چل گیا ہے؟'' اس نے سوچا۔ ''میں نے چھلا رکھنے کے بجائے دوبارہ پہن لیا۔''

اس نے غور سے چھلا دیکھا، وہ اس کی انگلی میں اچھا لگ رہا تھا۔ اسے خیال آیا کہ وہ بلاوجہ اسے اتارنے کی کوشش کررہی ہے۔ اس نے ارادہ ترک کردیا مگر واش روم سے باہر آنے پر بھی اس کا شک برقرار رہا کہ اس نے چھلا اتارا تھا یا نہیں۔ اسے اچھی طرح یاد تھا اس نے چھلا اتار دیا تھا البتہ یہ یاد نہیں تھا کہ اس نے اسے سائڈ پر رکھا تھا یا دوبارہ پہن لیا تھا۔ وہ سوچتی اور الجھتی رہی۔ اچانک بادل زور سے گرجے تو وہ چونک اٹھی۔ کھلی کھڑکی سے تیز ہوا کے جھونکے اندر آنے لگے۔ اس نے جلدی سے اٹھ کر کھڑکی کا پٹ نیچے گرایا اور پردہ برابر کرتے جارہی تھی کہ اس کی نظر گھر کے سامنے سڑک پار کھڑی لڑکی پر گئی۔ وہ اس کا حلیہ دیکھ کر چونکی، اس نے شب خوابی کا لباس پہن رکھا تھا جو مشکل سے اس کے گھٹنوں تک آرہا تھا۔ لباس اور جسم میلا کچیلا ہورہا تھا۔ وہ کئی جگہ سے پھٹا ہوا تھا اور اس کے پاؤں ننگے تھے۔ وہ سر جھکائے کھڑی تھی۔ رینا کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر اس نے پردہ برابر کردیا۔

وہ نیچے آئی۔ اوون میں کھانا گرم کیا اور کھانا کھا کر اس نے برتن دھو کر رکھے۔ یہ واحد کام تھا جو وہ اس گھر میں کرتی تھی۔ ورنہ تمام ذمے داریاں شین ادا کرتی تھی۔ اس بڑے سے دو منزلہ گھر کے تمام کام وہ خود کرتی تھی۔ شین اس کے کپڑے تک استری کر کے اس کے کمرے میں پہنچا دیتی تھی۔ دیکھا جائے تو اسے یہاں ذرا بھی تکلیف نہیں تھی مگر نہ جانے کیا بات تھی اس کے باوجود اس کا دل نہیں لگتا تھا۔ اس کی خواہش تھی کہ وہ جلد از جلد اٹھارہ سال کی ہوجائے اور یہاں سے چلی جائے۔ رینا نے سوچا تھا کہ وہ یہاں نہیں رہے گی۔ وہ کسی بڑے شہر میں جا کر رہنا چاہتی تھی جہاں اسے جاننے والا کوئی نہ ہو اور کوئی اسے اس کی ماں کا یا اس کے نفسیاتی مریض ہونے کا طعنہ نہ دے۔

اگلے دن وہ کلاس روم میں بے دھیانی سے بیٹھی انگلی میں چھلا گھما رہی تھی۔ ٹیچر لیکچر دے رہی تھی مگر رینا کا دھیان اس کی طرف نہیں تھا۔ رینا کے برابر والی کرسی خالی تھی۔ مگر جب اس نے چھلا گھماتے ہوئے اس طرف دیکھا تو اسے وہی لڑکی بیٹھی دکھائی دی جو کل رات گھر کے سامنے نظر آئی تھی۔ وہ اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اس کا چہرہ سفید، ہونٹ خشک اور آنکھیں ویران تھیں۔ رینا ہڑبڑا کر پیچھے ہوئی۔ وہ اتنی بری طرح چونکی تھی کہ ٹیچر اس کی طرف متوجہ ہوگئی، اس نے پکار کر کہا۔ ''اینی پرابلم رینا؟''

رینا نے اس کی طرف دیکھا اور دوبارہ کرسی کی طرف متوجہ ہوئی تو وہ خالی تھی۔ اسے پورا یقین تھا کہ اس نے ایک لمحے پہلے اس لڑکی کو یہاں دیکھا تھا اور وہ اتنی جلدی اٹھ کر یہاں سے نہیں جاسکتی تھی۔ اس نے پلٹ کر دیکھا، ساری کلاس اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ سارہ اور اس کی ساتھی لڑکیوں کے چہروں پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔ رینا نے آہستہ سے کہا۔ ''نو ٹیچر۔''

''بعض لوگوں کو وہ نظر آتا ہے جو دوسروں کو نظر نہیں آتا۔'' سارہ نے بلند آواز سے کہا تو ٹیچر نے اسے گھورا اور دوبارہ لیکچر دینے لگی۔ رینا نے ڈرتے ڈرتے برابر والی کرسی کی طرف دیکھا اور اسے خالی پاکر اطمینان کا سانس لیا۔ اسے وہم ہوا تھا۔ اس سے کچھ دور بیٹھا ہوا اینڈرسن اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ کچھ دیر بعد گھنٹی بجی تو سب باہر کی طرف لپکے۔ رینا اپنی چیزیں سمیٹ کر باہر نکل آئی۔

''اینڈرسن اس کے پیچھے آیا۔ ''کوئی مسئلہ ہے؟''

''نہیں تو۔''

''تم لیکچر نہیں سن رہی تھیں۔''

''نہیں تو، میں سن رہی تھی۔'' اس نے تردید کی۔

وہ کینٹین میں آئے۔ دونوں ایک خالی جگہ آکر بیٹھ گئے۔ یہاں بڑی میزیں تھیں جن کے گرد چھ اور آٹھ افراد بیٹھ سکتے تھے۔ اینڈرسن نے اسے کھانے کی ٹرے لانے کی پیشکش کی اور چلا گیا۔ سامنے والی میز پر سارہ کا گروپ تھا۔ اس وقت بھی وہ اسے دیکھ رہی تھی۔ سارہ نے بلند آواز سے کہا۔ ''سلور اسٹون کی روایت ہے یہاں ہر دس سال بعد کوئی نفسیاتی مریض لڑکی پراسرار طور پر غائب ہوجاتی ہے۔''

''اب کس کی باری ہے؟'' جولی بولی۔
''ممکنہ طور پر کسی ایسی نفسیاتی مریضہ کی جسے اجنبی چیزیں نظر آتی ہوں۔'' سارہ نے بے رحمی سے کہا۔ سب نے مشترکہ قہقہہ لگایا..... رینا سر جھکائے بیٹھی رہی۔ اس نے ان کی طرف دیکھا بھی نہیں۔ کچھ دیر میں اینڈرسن دو ٹرے لے آیا۔ ایک کپ میں اسپاگیٹی تھی۔ ساتھ میں دو عدد پیسٹریاں اور ایک گلاس دودھ تھا۔ یہ آج کا مینیو تھا۔ اینڈرسن نے ٹرے اس کے سامنے رکھی اور بولا۔
''ان کی باتوں پر توجہ مت دو' یہ بکواس کر رہی ہیں۔''
رینا نے ٹرے کی طرف دیکھا۔ ''یہ کیا کہہ رہی ہیں، ہر دس سال بعد یہاں کوئی لڑکی غائب کر دی جاتی ہے؟''
اینڈرسن نے سر ہلایا۔ ''اتفاق کی بات ہے ایسا ہی ہو رہا ہے' بیس سال پہلے ایک ہائی اسکول کی طالبہ غائب ہوئی تھی اور دس سال پہلے پھر ایسا ہی واقعہ دہرایا گیا' اس بار بھی نشانہ ہائی اسکول کی طالبہ تھی۔''
''ہمارے اسکول کی؟''
''ہاں پہلی کے بارے میں زیادہ نہیں معلوم لیکن دوسری جیسمین نامی لڑکی تھی۔ وہ اپنے گھر سے غائب ہوئی تھی۔ پولیس کا خیال ہے دونوں لڑکیوں کو قتل کر دیا گیا تھا اور ان کی لاشیں غائب کر دی گئیں۔''
''ممکن ہے وہ گھر سے بھاگ گئی ہوں؟''
''کم سے کم جیسمین نہیں بھاگی تھی' کچھ شواہد ملے جن سے پتا چلتا تھا کہ اسے قتل کیا گیا ہے۔''
رینا کانپ اٹھی۔ ''قاتل کا پتا چلا؟''
''وہ پکڑا گیا تھا مگر اس کا کہنا تھا کہ وہ بے گناہ ہے اس نے قتل نہیں کیا۔'' اینڈرسن نے کہا اور اس کی نظر رینا کی انگلی پر گئی۔ ''خوب صورت رنگ ہے۔''
''ہاں مجھے ندی کے کنارے سے ملی تھی، ایسا لگ رہا تھا وہاں بہت عرصے سے پڑی ہو۔'' رینا نے ہاتھ آگے کیا۔
''تمہارے ہاتھ میں اچھی لگ رہی ہے۔''
رینا ہاتھ پیچھے کر رہی تھی کہ اس نے اینڈرسن کے عقب میں کیفے ٹیریا کے داخلی دروازے کے پاس اسی لڑکی کو دیکھا۔ وہ چونک اٹھی۔ اینڈرسن نے محسوس کر لیا۔ ''کیا ہوا؟''
رینا نے جلدی سے سر نیچے کر لیا اور آہستہ سے بولی۔ ''کچھ نہیں۔''
اینڈرسن کھانے میں مصروف ہو گیا۔ کچھ دیر بعد رینا نے ڈرتے ڈرتے سر اٹھایا اور لڑکی کو وہاں نہ پا کر سکون کا سانس لیا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اتنے عجیب حلیے والی لڑکی کو وہاں پا کر کسی نے نوٹس ہی نہیں لیا تھا، سب معمول کے مطابق تھا۔ کیا سارہ کی بات درست تھی؟ وہ صرف اسے ہی نظر آ رہی تھی؟ چھٹی کے بعد وہ دونوں ساتھ نکلے تھے۔ اینڈرسن نے اس سے کہا۔ ''تم میرے ساتھ چلو گی آبشار تک؟''
وہ ہچکچائی۔ ''آج؟''
''ہاں تین بجے تک۔ ہم تاریکی سے پہلے واپس آ جائیں گے۔''
''میں آ جاؤں گی۔'' وہ مان گئی۔
البتہ اس نے گھر میں نہیں بتایا کہ وہ کہاں جا رہی ہے۔ جیسے ہی شین بیڈ روم میں گئی، رینا سائیکل اٹھا کر گھر سے نکل گئی۔ اسے عجیب سی سنسنی کا احساس ہو رہا تھا اور ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ وہ پہلی بار کسی لڑکے کے ساتھ کہیں جا رہی تھی اور اس کے لیے وہ اینڈرسن کی شکر گزار تھی۔ اس سے پہلے کسی لڑکے نے اس کے پاس آنے کی کوشش نہیں کی۔ اس کی وجہ رینا کا پس منظر تھا پھر وہ کسی سے گھلتی ملتی نہیں تھی۔ اگرچہ وہ شکل صورت کے لحاظ سے بہت دلکش تھی۔ اینڈرسن کے گھر آ کر اس نے دیکھا اور اسے باہر موجود نہ پا کر اس نے اوپر تکونی چھت والے واحد کمرے کی کھڑکی کی طرف دیکھا اور پھر ایک پتھر اٹھا کر اس کے شیشے پر مارا۔ پہلے پتھر کا کوئی ردعمل نہیں ہوا تو وہ دوسرا پتھر اچھالنے جا رہی تھی کہ اچانک سامنے سے ڈاکٹر پیٹرسن نمودار ہوا۔
''رینا۔'' اس نے خوشگوار لہجے میں کہا مگر اس کی آنکھیں سرد تھیں۔
وہ نروس ہو گئی۔ ''ہیلو... ڈاکٹر...''
''تم یہاں کیا کر رہی ہو؟'' ڈاکٹر پیٹرسن کا انداز یک دم سنجیدہ ہو گیا۔ ''اگر تم اینڈی سے ملنے آئی ہو تو وہ اس وقت کسی سے نہیں مل سکتا۔''
''سوری ڈاکٹر...''
''آئندہ تم میرے گھر پر پتھر نہیں برساؤ گی۔''
''سوری ڈاکٹر...'' وہ پھر اتنا ہی کہہ سکی۔
''اور نہ ہی آئندہ تم میرے ڈرائیو وے میں نظر آؤ گی۔ میں نہیں چاہتا کہ اینڈی کسی مشکل میں پڑے۔''
ڈاکٹر پیٹر نے کہا اور مڑ کر واپس چلا گیا۔ رینا مایوسی کے عالم میں واپس پلٹ رہی تھی کہ اس کی نظر اوپر کھڑکی پر گئی۔ اینڈرسن اسے اشارے سے کچھ کہہ رہا تھا۔ رینا نے سر ہلایا اور جنگل کی طرف روانہ ہو گئی۔ دس منٹ بعد اینڈرسن بھی وہاں آ گیا۔ اس نے آتے ہی معذرت کی۔

''سوری، ڈیڈی نے آج پابندی لگا دی، مجھے چھپ کر آنا پڑا۔''
''کیا تم اپنی مرضی سے باہر نہیں جا سکتے؟''
''جا سکتا ہوں مگر پچھلے ٹیسٹ میں میرے نمبر کم آئے تھے تو ڈیڈی نے پابندی لگا دی ہے کہ میں اب ہفتے میں تین بار ہی باہر جا سکتا ہوں۔'' اینڈرسن مسکرایا۔ ''خیر چھوڑو میں ڈیڈی کو ہینڈل کر سکتا ہوں۔ وہ ساری دنیا کی نفسیات سے کھیلتے ہیں اور میں ان کی نفسیات سے کھیلتا ہوں۔''
رینا نے اپنی سائیکل جنگل کے باہر چھوڑ دی اور وہ پیدل روانہ ہو گئے۔ رینا کسی قدر نروس تھی مگر اینڈرسن کا رویّہ ویسا ہی رہا۔ رینا کا خیال تھا کہ تنہائی میں وہ اس سے بے تکلف ہونے کی کوشش کرے گا مگر اینڈرسن نے ایسی کوئی کوشش نہیں کی۔ وہ اس سے نارمل انداز میں بات کر رہا تھا۔ اس وجہ سے رینا بھی نارمل ہو گئی۔ معاً رینا کو خیال آیا اور اس نے جیسمین کے بارے میں پوچھا۔ ''اس کے ساتھ کیا ہوا تھا؟''
''اس کا گھر بھی جنگل کے پاس ہے، اسکول سے دوسری گلی میں۔ ایک رات وہ شب خوابی کے لباس میں گھر سے غائب ہو گئی اور پھر کبھی نہیں ملی۔ البتہ کچھ ایسی نشانیاں ملیں جن سے پتا چلتا تھا کہ اسے قتل کر دیا گیا ہے۔''
''قاتل کیسے پکڑا گیا؟''
''قاتل اسٹیو آئرن کی جنگل کے ساتھ ہی سلور اسٹون میں ووڈ ورکشاپ تھی اور ورکشاپ کے ایک اوزار پر خون لگا پایا گیا جو بعد میں جیسمین کا ثابت ہوا تھا۔ پولیس نے گرفتار کیا تو اس کی ورکشاپ سے جیسمین کے لباس کے بعض ٹکڑے بھی ملے تھے۔''
''اس پر مقدمہ چلا؟''
''لازمی بات ہے۔''
''اسے سزا ہوئی؟''
''یہ بھی یقینی ہے کیونکہ پولیس نے کیس کی تحقیقات روک دی تھیں۔'' اینڈرسن نے شانے ہلائے۔ ''دوسری صورت میں پولیس تحقیقات جاری رکھتی۔''
''سارہ کہہ رہی تھی کہ اب پھر کسی لڑکی کی باری ہے۔''
''وہ بکواس کرتی ہے۔'' اینڈرسن نے تیز لہجے میں کہا۔ ''تم اس کی پروا مت کیا کرو۔''
''میں پروا نہیں کرتی ہوں لیکن نہ جانے وہ کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہیں۔''
اینڈرسن نے ایک جھاڑی پر کھلے ہوئے سرخ پھول توڑ کر اسے پیش کیے۔ ''یہ لو اور سب بھول جاؤ... ہم یہاں تفریح کے لیے آئے ہیں۔''
رینا مسکرانے لگی۔ اسے اینڈرسن کا ساتھ اچھا لگ رہا تھا۔ وہ چاہ رہی تھی کہ بس اسی طرح اینڈرسن کے ساتھ چلتی رہے۔ مگر اس کی خواہش پوری نہیں ہوئی کیونکہ وہ کچھ دیر میں آبشار تک پہنچ گئے۔ اسے حیرت ہوئی۔ ''آج جلدی پہنچ گئے... کل میں پورے آدھے گھنٹے میں پہنچی تھی۔''
''مجھے یہاں تک آنے کا آسان راستہ پتا ہے، ہم وہیں سے آئے ہیں۔'' اینڈرسن نے کہا۔ ''میں نے تمہیں بتایا تھا نا کہ میں اکثر یہاں آتا رہتا ہوں۔''
اوپر سے آبشار کا پانی کسی دھوئیں کی طرح نیچے ایک چاندی جیسی چمکتی چٹان پر گر رہا تھا اور اسی چٹان کی وجہ سے اس جگہ کو سلور اسٹون کہا جاتا تھا۔ رینا نے گزشتہ روز بھی دیکھا تھا مگر آج یہ منظر اسے زیادہ اچھا لگا۔ اینڈرسن نے پانی میں ہاتھ ڈالا اور واپس کھینچ لیا۔ ''آج پانی بہت سرد ہے۔''
''تم نے اس میں تیراکی کی ہے؟''
''کئی بار مگر آج پانی زیادہ ہی ٹھنڈا ہے۔''
رینا نے پانی میں ہاتھ ڈالا۔ ''اتنا ٹھنڈا نہیں ہے۔''
اینڈرسن نے اس کی طرف دیکھا۔ ''پھر کیا خیال ہے؟''
وہ شرمائی۔ ''اگلی بار سہی۔''
یہاں آبشار کے شور کے علاوہ کوئی اور آواز نہیں تھی بس کبھی کبھی کوئی پرندہ آواز نکالتا تھا۔ رینا اس لڑکی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ وہ اور اینڈرسن ندی کے بالکل کنارے بیٹھے تھے۔ ندی کا پانی جیسے پگھلے شیشے کی طرح بہہ رہا تھا۔ رینا نے ذرا جھک کر پانی کی چادر کو چھونا چاہا اور چونکی۔ پانی میں اسی لڑکی کا عکس تھا وہ بالکل اس کے پیچھے کھڑی تھی۔ رینا ہڑبڑا کر پیچھے ہوئی اور اس نے پلٹ کر دیکھا مگر اس کے پیچھے کوئی نہیں تھا۔ اینڈرسن پریشان ہو گیا۔ ''کیا ہوا؟''
''وہ... وہ یہاں تھی؟''
''کون؟''
''وہ ایک لڑکی... اس نے شب خوابی کا لباس پہن رکھا تھا اور میرے پیچھے کھڑی تھی۔''
اینڈرسن نے اٹھ کر دیکھا۔ ندی کا کنارہ دور تک صاف تھا، پاس بڑے درخت اور جھاڑیاں بھی نہیں تھیں جن میں کوئی روپوش ہو جاتا۔ اس نے رینا کو تسلی دی۔ ''تمہیں غلط فہمی ہوئی ہوگی... ندی میں کسی چیز کا عکس کس طرح آیا ہوگا۔''
''نہیں وہ...'' رینا کہتے کہتے رک گئی۔ اسے خیال

آیا کہ اگر اس نے اینڈرسن کو بتایا تو کیا وہ اس کی بات کا یقین کرے گا۔ ''شاید تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔''

اینڈرسن اس کے بالکل پاس تھا۔ اچانک وہ اس کے چہرے پر جھک گیا اور رینا کو لگا کہ اس کی سانس ہی نہیں وقت بھی تھم گیا ہے۔ اینڈرسن نے نرمی سے اسے بازوؤں میں لے لیا اور اسے گھاس پر لٹا دیا۔ کچھ دیر بعد وہ الگ ہوئے اور پاس پاس لیٹ گئے۔ رینا خوش تھی، اسے یہ سب اچھا لگا تھا۔ اینڈرسن کے انداز میں نرمی اور محبت تھی۔ اس نے ذرا بھی زور زبردستی نہیں کی تھی۔ رینا نے محسوس کیا کہ وہ اس سے بات کر سکتی ہے، وہ خود سے بولنے لگی۔ وہ اسے اپنے اور اپنے احساسات کے بارے میں بتا رہی تھی۔ اپنی ماں کے بارے میں جس سے کوئی اچھی یادوابستہ نہیں تھی اور اپنے باپ کے بارے میں جسے اس نے بچپن میں کھو دیا تھا۔ اپنی بیماری کے بارے میں جس کی وجہ سے وہ سب کے مذاق کا نشانہ بنتی تھی۔ البتہ اس نے اس لڑکی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔ وہ چپ ہوئی تو اینڈرسن نے پوچھا۔

''مسٹر اور مسز وارڈ کا رویہ کیسا ہے؟''

''دیکھا جائے تو بہت اچھا ہے۔ مگر نہ جانے کیوں مجھے لگتا ہے مجھے یہاں نہیں رہنا چاہیے۔''

''تم اٹھارہ کی ہونے والی ہو۔''

''ڈھائی مہینے بعد ہو جاؤں گی۔'' اس نے جواب دیا۔

''پھر تم ان سے الگ ہو جاؤ گی؟''

''ہاں میں یہاں سے چلی جاؤں گی؟''

اینڈرسن فکرمند ہو گیا۔ ''کہاں اور کیوں؟''

''میں کسی ایسی جگہ جاؤں گی جہاں بہت سے انسان ہوں، میں ان میں کھو جاؤں اور جہاں کوئی مجھے نہ جانتا ہو۔''

''سنو، یہاں بھی تو اچھے کالج ہیں۔'' اینڈرسن نے کہا۔

''کیا فائدہ، یہاں مجھے وہی لوگ ملیں گے جنہیں میں اسکول میں بھگت رہی ہوں۔'' رینا نے نفی میں سر ہلایا۔

اینڈرسن مایوس ہو گیا۔ ''مجھے یہیں داخلہ لینا ہوگا پھر ڈیڈی مجھے اسپرنگ فیلڈ بھیجیں گے، وہاں میں میڈیکل پڑھوں گا۔''

''ممکن ہے ہم اپنی تعلیم مکمل کر کے پھر ملیں۔'' رینا نے اسے تسلی دی۔ اسے اینڈرسن کے تاثرات دیکھ کر اس پر ترس آ رہا تھا۔ وہ ذرا سی دیر میں اس سے بہت زیادہ قریب ہو گیا تھا۔ وہ کھڑا ہو گیا۔

''اب چلو ورنہ کچھ دیر بعد جنگل میں اندھیرا ہو جائے گا۔''

وہ جنگل میں داخل ہوئے تو درختوں تلے سائے گہرے ہو چکے تھے۔ رینا سہم کر اینڈرسن کے قریب آگئی۔ ''مجھے ڈر لگ رہا ہے۔''

''فکر مت کرو، اب یہاں خطرے کی بات نہیں ہے۔''

''جیسمین شاید اسی جنگل میں غائب ہوئی تھی۔''

''وہ دس سال پرانی بات ہے۔ اس کے بعد سے یہاں ایسا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔''

''لیکن ضروری تو نہیں ہے کہ مستقبل میں بھی نہ پیش آئے۔''

''لگتا ہے تم اس پر کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہو۔''

رینا نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ تیز قدم اٹھا رہے تھے اور ان کے پیروں تلے آنے والی خشک شاخیں اور پتے آواز پیدا کر رہے تھے۔ اچانک رینا کو لگا کہ ان کے ساتھ کوئی اور بھی چل رہا ہے۔ وہ رک گئی اور اینڈرسن بھی رک گیا مگر آواز آ رہی تھی۔ اگرچہ یہ آواز مشکل سے ایک سیکنڈ کے لیے آئی تھی مگر انہوں نے واضح سنی تھی۔ رینا نے اس کا بازو تھام لیا۔ ''تم نے سنا کوئی آس پاس ہے؟''

''یہ جنگل ہے اور یہاں ایسی آوازیں آتی رہتی ہیں۔'' اینڈرسن نے اسے تسلی دی مگر رینا ماننے کے لیے تیار نہیں تھی۔ یہ بالکل صاف ایسی آواز تھی جیسی ان کے قدموں سے آ رہی تھی۔ اینڈرسن نے اس کا بازو پکڑا۔ ''اب چلو۔''

مجبوراً رینا حرکت میں آئی۔ وہ جنگل سے باہر آئے تو رینا نے اپنی سائیکل اٹھائی اور گھر کی طرف روانہ ہو گئی۔ وہ گھر میں آئی تو شین اور مارش عقبی صحن میں تھے۔ شین کہیں جانے کی تیاری کر رہی تھی اور مارش لکڑی کاٹ رہا تھا۔ یہ لکڑی مکان کے تہ خانے میں لگی بھٹی میں ڈالی جاتی تھی جو پورے گھر کو گرمائش اور گرم پانی مہیا کرتی تھی۔ انہیں تقریباً سارا سال اس کی ضرورت رہتی تھی۔ ان کے مکان میں الیکٹرانک ہیٹنگ سسٹم بھی تھا مگر مارش لکڑی جلانے کو ترجیح دیتا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ لکڑی کاٹنے سے اس کی اچھی خاصی ورزش ہو جاتی ہے۔ دوسرے لکڑی کاٹنے والے مزدوروں کا روزگار اس سے چلتا تھا۔ اگر لوگ لکڑی جلانا بند کر دیں تو بہت سے لوگ بے روزگار ہو جائیں گے اور اس کا علاقے کی معیشت پر برا اثر پڑے گا۔ شین نے اسے دیکھ کر کہا۔ ''میں مارکیٹ جا رہی ہوں، تم نے کچھ منگوانا ہے؟''

''نہیں۔''

''اوکے میں ایک گھنٹے میں آ جاؤں گی، اگر بھوک لگے تو فریج میں کھانا تیار ہے، گرم کر لینا۔''

شین کے جانے کے بعد مارش نے کہا۔ ''رینا! کیا تم نے کبھی لکڑی کاٹی ہے؟''

''نہیں۔''

''آؤ میں تمہیں سکھاتا ہوں۔'' مارش نے پیشکش کی۔ رینا آگے آئی تو اس نے کلہاڑی اس کے ہاتھ میں تھمائی۔ ''اسے یوں پکڑو۔'' مارش اس کے عقب میں آگیا اور دونوں ہاتھوں سے اس کی دونوں کلائیاں پکڑیں اور پھر کلہاڑی بلند کی۔ ''اسے یوں مارو۔''

رینا نے محسوس کیا کہ وہ اس کے کچھ زیادہ ہی قریب آگیا تھا۔ مارش کا جسم اسے چھو رہا تھا اور اس کی سانسیں رینا کو اپنی گردن پر محسوس ہو رہی تھیں۔ اس نے آہستہ سے کہا۔ ''میں خود کرلوں گی۔''

مارش خفیف ہو کر پیچھے ہٹ گیا۔ رینا نے کٹے تنے پر رکھے لکڑی کے ٹکڑے کو دیکھا اور گھما کر کلہاڑی ماری۔ پھل بالکل ٹھیک جگہ لگا اور لکڑی کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ کلہاڑی تنے میں گڑ گئی تھی۔ مارش نے ستائشی انداز میں کہا۔ ''شاندار، تم نے کلہاڑی کا درست استعمال کیا ہے۔''

رینا نے کلہاڑی تنے پر لگی چھوڑی اور اندر آگئی۔ اس نے کئی بار مارش کے انداز میں اپنے لیے دلچسپی محسوس کی تھی۔ مگر یہ دلچسپی بس نظروں کی حد تھی۔ آج پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ مارش اس کے کچھ زیادہ ہی نزدیک آیا تھا۔ مارش عمر میں اس سے کئی سال بڑا تھا..... وہ چالیس سال کا تھا، اگرچہ بہت فٹ اور دیکھنے میں جوان نظر آتا تھا۔ شین کی عمر اڑتیس برس تھی اور خوب صورتی میں وہ بھی کسی سے کم نہیں تھی۔ رینا کا خیال تھا کہ ایسی بیوی کے ہوتے ہوئے مارش کو کسی اور طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اس میں بھی شبہ نہیں تھا کہ مارش اس سے بہت محبت کرتا تھا۔ وہ شین کا ہر ممکن خیال رکھتا تھا۔ صرف شین کی خاطر اس نے ملازمت نہیں کی تھی۔ تاکہ صبح سے شام تک دفتر جانے کی پابندی سے آزاد رہے۔ وہ صبح اور شام کے اوقات میں دو ڈھائی گھنٹے کے لیے دفتر جاتا تھا اور اس کا زیادہ تر وقت گھر پر گزرتا تھا۔ اپنے گاہکوں اور ملازموں سے موبائل پر اس کا رابطہ رہتا تھا۔ اگر سائٹ پر کام چل رہا ہوتا تو وہ دفتر جانے کے بجائے وہاں چکر لگا لیتا تھا۔ مارش کی آمدنی بہت اچھی تھی۔ شین ملبوسات اور دوسری چیزوں پر دل کھول کر خرچ کرتی تھی۔ مہینے میں ایک بار ان کے گھر پارٹی ہوتی تھی جس میں ان کے دوست احباب شریک ہوتے تھے۔ ان کا حلقۂ احباب وسیع تھا۔

اس رات بارش ہونے لگی۔ گرمی کے آغاز میں عام طور سے ہر دوسرے تیسرے دن بارش ہو جاتی تھی۔ رینا سو

سرداری

ایک سردار کی بس نہر میں گر گئی

پولیس۔ ''بس کیسے گری؟''

سردار۔ ''مجھ کو پتا نہیں ہے۔''

پولیس۔ ''کیوں۔''

سردار۔ ''وہ آج سکندر نہیں آیا تھا تو میں پیچھے لوگوں سے کرایہ لینے میں لگا تھا۔

آسمان سے اترا...

ایک چور پولیس سے چھپتا ہوا ایک ٹوٹی قبر میں لیٹ گیا۔

قریب سے شرابی گزرے تو انہوں نے سوچا کہ شاید لوگ قبر پر مٹی ڈالنا بھول گئے انہوں نے فٹافٹ مٹی ڈالنی شروع کر دی۔ چور بولا۔ ''بچاؤ بچاؤ۔''

پٹھان بولا۔ ''او جلدی جلدی مٹی ڈالو عذاب شروع ہوگیا۔''

مرسلہ: عبدالغفور خان ساغری خٹک، ضلع اٹک

اثر

ڈاکٹر مریضہ سے۔ ''دیکھا، میری دی ہوئی گولیاں کھانے کا کتنا اثر ہوا۔ آپ کا موٹاپا دور ہوگیا۔''

مریضہ۔ ''جی ہاں، مگر وہ گولیاں میں نے نہیں کھائیں۔ وہ میری تین سالہ بیٹی کے ہاتھ لگ گئیں اور وہ ساری گولیاں کھا گئی۔ اس کے بعد وہ اپنی شرارتوں میں اتنی سرگرم ہوگئی کہ رات دن اس کے پیچھے دوڑ دوڑ کر میری جان ہلکان ہوگئی۔

عقلمندی

ماں بیٹے سے۔ ''بیٹا میں جو دوائی لے کر آئی تھی، وہ تم نے پی لی تھی۔''

''نہیں امی، اسے تو میں نے اونچی جگہ پر رکھ دیا ہے۔''

''کیوں؟'' ماں نے بیٹے کو گھورتے ہوئے کہا۔

''امی، اس کے اوپر لکھا ہوا تھا۔ تمام دوائیں بچوں کی پہنچ سے دور رکھیں۔''

مرسلہ: ریاض بٹ، حسن ابدال

رہی تھی۔ اچانک اسے لگا جیسے کوئی اس کی انگلی پکڑ کر کھینچ رہا ہے۔ وہ نیند میں کسمسائی لیکن جب انگلی زیادہ ہی کھنچی تو اس کی آنکھ کھل گئی اور اسی لمحے اس کا ہوا میں اٹھا ہوا ہاتھ نیچے گر گیا۔ اس کے چھلے والی انگلی کھلی تھی جیسے اسے کسی نے پکڑ رکھا ہو۔ وہ سہم کر بستر میں سمٹ گئی، اس نے اپنی انگلی دیکھی جو کسی قدر سرخ ہو رہی تھی۔ پھر اس کی نظر کمرے کے کھلے دروازے پر گئی۔ جبکہ وہ رات کو دروازہ بند کر کے اور اندر سے لاک کر کے سوئی تھی۔ اس نے اٹھ کر دروازہ اندر سے لاک کیا اور بستر پر آگئی۔ وہ چھلے والا ہاتھ سمیٹ کر لیٹ گئی۔ کچھ دیر تک وہ جاگتی رہی پھر رفتہ رفتہ نیند نے غلبہ پالیا اور وہ دوبارہ گہری نیند میں چلی گئی۔

☆☆☆

شین نے کمرے میں جھانکا اور بولی۔ ''کیا تمہارے پاس کچھ وقت ہے؟''

رینا پڑھ رہی تھی، اس نے کتاب ایک طرف رکھ دی۔ شین اندر آئی مگر اس نے ہاتھ پیچھے کیا ہوا تھا۔ ''تمہارے لیے ایک گفٹ ہے۔''

''کیسا گفٹ؟''

شین نے ہاتھ آگے کیا تو اس میں ایک خوب صورت لباس تھا۔ ''یہ میں تمہارے لیے لائی ہوں۔ تم اسکول کی الوداعی پارٹی میں پہنو گی۔''

رینا بستر سے اتر آئی، اس نے شوق سے لباس لیا۔ ڈوریوں اور کلیوں سے بنی فراک سرخ رنگ کی تھی اور اس کے دامن پر شوخ نیلے رنگ کے پھول بنے ہوئے تھے۔ شین نے پوچھا۔ ''اچھی لگی؟''

''بہت خوب صورت ہے۔'' اس نے بے ساختہ کہا۔

''تھینک یو ورنہ میں سوچ رہی تھی کہ پتا نہیں تمہیں پسند بھی آتا ہے یا نہیں۔'' شین نے کہا۔ ''ویسے تم نے اپنا پارٹنر منتخب کیا؟''

''ہاں۔'' وہ ہچکچائی۔ ''اینڈرسن ہے۔''

''ڈاکٹر پیٹرسن کا بیٹا؟'' شین نے کہا۔ ''اچھا نوجوان ہے لیکن ہینڈسم نہیں ہے۔''

رینا نے اس کی رائے پر کچھ نہیں کہا، وہ آئینے کے سامنے لباس اپنے جسم سے لگا کر دیکھ رہی تھی کہ وہ کیسی لگ رہی ہے؟ پارٹی تین دن بعد تھی۔ شین کے جاتے ہی اس نے ایس ایم ایس کر کے اینڈرسن کو بتایا کہ اس کا پارٹی ڈریس آگیا ہے۔ پھر اس نے لباس کی تصویر لے کر اسے اینڈرسن کو ایم ایم ایس کر دیا۔ اسے بھی پسند آیا تھا۔ اس نے رینا کو بتایا کہ وہ سات بجے اسے لینے آئے گا۔ اس دن رینا شام سے پُرجوش تھی۔ اس نے تیار ہو کر لباس پہنا۔ شین نے اس کا ہیئر اسٹائل بنایا۔ ہلکا سا میک اپ کیا۔ وہ یقیناً بہت اچھی لگ رہی تھی کیونکہ نیچے آئی تو مارش نے اسے ستائشی نظروں سے دیکھا مگر شین کے سامنے ان نظروں میں وہ خاص تاثر نہیں تھا جو شین کی عدم موجودگی میں رینا کو دیکھ کر آتا تھا۔ شین کے سامنے وہ اس سے بچی کا سا سلوک کرتا تھا۔ شین نے ڈنر تیار کر لیا تھا، اس نے رینا سے کہا کہ وہ بھی کھا کر جائے۔ وہ تینوں میز پر تھے کہ کال بیل بجی۔ رینا نے بھاگ کر دروازہ کھولا۔ سامنے اینڈرسن کھڑا تھا، اس نے تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا۔ رینا اسے اندر لے آئی۔

''ہیلو۔'' اینڈرسن نے اعتماد سے کہا۔

''ہائے۔'' شین نے کہا۔

''آپ کیسی ہیں؟'' اینڈرسن نے شین کی طرف دیکھا۔

''فائن تم بہت اچھے لگ رہے ہو۔''

''شکریہ..... میں رینا کو لینے آیا ہوں۔''

''اوہ ہاں کیوں نہیں۔'' مارش جو اب تک خاموش تھا، بولا۔ اس کے تاثرات بتا رہے تھے کہ اینڈرسن اسے پسند نہیں آیا تھا۔ وہ دونوں باہر نکل آئے۔ اینڈرسن اپنے باپ کی شاندار کار لے آیا تھا۔ وہ اسکول کی طرف روانہ ہوئے۔ اینڈرسن نے کہا۔

''تم اچھی لگ رہی ہو۔''

''شکریہ۔'' وہ شرمیلے انداز میں بولی۔

کچھ دیر بعد وہ اسکول جمنازیم کے سامنے تھے جہاں یہ تقریب ہو رہی تھی۔ اینڈرسن نے اسے جمنازیم کے سامنے اتار دیا۔ ''تم چلو میں کار پارک کر کے آتا ہوں۔''

اینڈرسن نے کار گھمائی۔ وہ اندر جانے لگی تھی کہ اس کی نظر جمنازیم کے اوپری فلور کی ایک کھڑکی کی طرف گئی اور وہ ٹھٹک گئی۔ وہاں اسے وہی لڑکی دکھائی دی تھی۔ وہ رینا کو دیکھ رہی تھی۔ اچانک عقب سے آتی سارہ نے اسے دھکا دیا تو وہ چونکی۔ سارہ ہنستی ہوئی اس کے پاس سے گزر گئی۔ اس نے پھر اوپر دیکھا تو اس بار کھڑکی خالی تھی جبکہ اس نے واضح طور پر اس لڑکی کو وہاں دیکھا تھا۔ رینا اندر آئی، ہال میں پارٹی جاری تھی۔ اسٹیج پر آرکسٹرا موجود تھا مگر ابھی اسے سیٹ کیا جا رہا تھا، موسیقی جمنازیم کے اسپیکر سے پھوٹ رہی تھی۔ بعض جوڑے ابھی سے رقص والے حصے میں موجود تھے۔ ایک طرف بڑی سی میز پر پینے پلانے کے لوازمات موجود تھے اور اس کے ساتھ ہی دوسری میز پر کھانے کی بہت

سی چیزیں موجود تھیں۔ رینا کچھ دیر سوچتی رہی پھر وہ اسٹیج اسکرین کے پیچھے آئی۔ یہاں جمنازیم کے اندر جانے کا راستہ تھا۔ وہ ہال وے میں آئی اس کے آخری سرے پر سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ وہ ہچکچائی پھر سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

یہاں سناٹا تھا۔ کمرے بند تھے اور بہت کم روشنیاں جل رہی تھیں۔ وہ سہمے ہوئے قدموں سے سیڑھیوں کے ذریعے جمنازیم کی اوپری منزل پر آئی۔ یہاں اسکول کی لائبریری تھی۔ اسے یاد تھا لڑکی جس کھڑکی میں نظر آئی تھی وہ لائبریری کی ہی تھی۔ داخلی دروازہ کھلا ہوا تھا مگر اندر تقریباً تاریکی تھی۔ ظاہر ہے اس وقت وہاں کوئی نہیں ہوتا تھا، شام چار بجے لائبریری بند کر دی جاتی تھی۔ اسے حیرت ہوئی داخلی دروازہ کیسے کھلا ہوا تھا۔ ورنہ یہ بھی لاک ہوتا تھا۔ اسے محسوس ہوا کہ لائبریری کے آخری حصے میں روشنی تھی۔ وہ اس طرف بڑھی۔ اسے ڈر بھی لگ رہا تھا مگر وہ خود کو روک بھی نہیں پا رہی تھی۔ اس حصے میں کمپیوٹرز تھے۔ یہاں طلبا انٹرنیٹ اور آن لائن لائبریری استعمال کرتے تھے۔ وہ لرزتے قدموں سے آگے آئی۔ اس نے ایک ریک سے جھانک کر دیکھا تو اسے کمپیوٹرز والے حصے میں ایک اسکرین روشن دکھائی دی۔ یہاں جھلکنے والی روشنی اسی کی تھی۔ اسے تعجب ہوا اس وقت کون یہاں کمپیوٹر استعمال کر رہا تھا؟

مگر خلافِ توقع یہاں کوئی نہیں تھا۔ رینا کمپیوٹر کے پاس آئی۔ اسکرین آن لیکن خالی تھی۔ اس نے جھک کر دیکھا اور کی بورڈ کا ایک بٹن دبایا تھا کہ اچانک اسکرین پر اسی لڑکی کی تصویر ابھری۔ وہ ہڑبڑا کر پیچھے ہٹی اور گرتے گرتے بچی۔ اس نے دہشت سے اسکرین کی طرف دیکھا لڑکی اسے گھور رہی تھی۔ رینا پلٹ کر بھاگی۔ اسے لگ رہا تھا کہ ابھی کوئی اسے عقب سے پکڑ لے گا۔ اس کا دل طوفانی رفتار سے دھڑک رہا تھا۔ بھاگتے ہوئے اس کے پاؤں سے ایک جوتی نکل گئی مگر وہ رکی نہیں۔ سیڑھیوں کے پاس آ کر اس نے پلٹ کر دیکھا تو ہال وے خالی تھا۔ اس کے باوجود اس کا خوف کم نہیں ہوا تھا۔ اس میں اتنی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ واپس جا کر اپنی جوتی اٹھا لاتی۔ وہ تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگی، نیچے آتے ہوئے وہ کسی سے ٹکرائی اور اس کے منہ سے چیخ نکلی۔

''آرام سے ... آرام سے۔'' اینڈرسن نے کہا۔ ''کیا ہوا، تم اتنی خوفزدہ کیوں ہو؟''

''وہ... وہ اوپر لائبریری میں... وہی لڑکی۔''

''کون لڑکی؟''

''وہی جو مجھے نظر آتی ہے... وہی جو ندی کے پانی میں نظر آئی تھی... وہ لائبریری کے کمپیوٹر اسکرین پر نظر آ رہی ہے...'' رینا بولتے بولتے اچانک رک گئی۔ اینڈرسن اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ''تمہیں میری بات کا یقین نہیں آ رہا ہے... آؤ میرے ساتھ۔'' وہ اسے ہاتھ پکڑ کر اوپر لانے لگی۔ راستے میں وہ اسے بتا رہی تھی کہ اوپر تمام کمپیوٹرز بند تھے اور صرف ایک کی اسکرین آن تھی۔ پہلے وہ خالی تھی پھر اچانک اس پر اسی لڑکی کی تصویر نمودار ہوئی تھی۔ راستے میں اس نے اپنی جوتی اٹھا کر پہن لی تھی۔ وہ لائبریری میں داخل ہوئے اور رینا اسے کمپیوٹر سیکشن تک لائی مگر جب وہ اندر داخل ہوئے تو وہاں تمام کمپیوٹر آف تھے۔ رینا رک گئی پھر اس نے اسکرین کی طرف اشارہ کیا۔ ''یہ آن تھی اور اس پر اسی لڑکی کی تصویر...''

''یہ اب آف ہے۔'' اینڈرسن نے کہا۔ اس نے مانیٹر کا بٹن دبایا مگر وہ آن نہیں ہوا۔ ''یہ پیچھے سے بند ہے۔ اس کے آن ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔''

رینا روہانسی ہونے لگی۔ ''میں قسم کھا کر کہتی ہوں۔''

''رینا! آؤ نیچے چلو... پارٹی شروع ہو گئی ہے۔'' اینڈرسن نے اس کا بازو پکڑا اور اسے نیچے لے آیا۔ اس کے انداز سے لگ رہا تھا کہ اسے رینا کی بات کا یقین نہیں آیا تھا۔ رینا کو غصہ آنے لگا۔ ہال میں آتے ہی اس نے جھٹکے سے اپنا بازو چھڑایا اور باہر کی طرف لپکی۔ عقب سے اینڈرسن نے پکارا اور پھر تیزی سے اس کے پیچھے آیا۔ رینا باہر نکل آئی تھی۔ اینڈرسن نے اسے روکا، مگر وہ چلتی رہی۔ اینڈرسن اس سے معذرت کر رہا تھا۔ ''رینا آئی ایم سوری، تمہیں میری بات بری لگی۔''

''مجھے واپس جانا ہے۔'' وہ قطعی لہجے میں بولی تو اینڈرسن چپ ہو گیا پھر اس نے کہا۔

''رکو میں کار لے آؤں پھر تمہیں چھوڑ دوں گا۔''

''میں خود چلی جاؤں گی۔''

''نہیں، میں لے کر آیا تھا میں ہی چھوڑ کر آؤں گا۔''

اینڈرسن کار لے آیا۔ وہ راستے میں خاموش رہا تھا۔ اس نے گھر کے سامنے کار روکی تو رینا نے سر جھکا کر آہستہ سے سوری کہا اور اتر کر اندر چلی گئی۔ ابھی صرف ساڑھے سات بجے تھے۔ شین اور مارش لاؤنج میں بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے تھے، وہ اسے دیکھ کر حیران ہوئے تھے۔ شین نے پوچھا۔ ''خیریت ہے تم اتنی جلدی واپس آ گئیں۔''

رینا کچھ کہے بغیر اوپر آ گئی۔ کچھ دیر بعد شین اس

کے پیچھے آئی۔ ''ڈیئر، تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟''
''میں ٹھیک ہوں۔'' رینا نے اپنا بینڈ اتار کر دیوار پر دے مارا۔ ''پلیز، مجھے اکیلا چھوڑ دو۔''
شین کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر دروازہ بند کر کے چلی گئی۔ کچھ دیر بعد رینا کو نیچے سے مارش کی آواز سنائی دی۔ وہ دروازے کے پاس آئی اور ذرا سا کھول کر سنا، مارش کہہ رہا تھا۔ ''تمہیں یقین ہے وہ ٹھیک ہے اسے انجکشن کی ضرورت تو نہیں ہے۔''
''نہیں وہ ٹھیک ہے، میرا خیال ہے وہاں کچھ ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ فرسٹریٹ ہے۔'' شین نے تردید کی تو اس نے سکون کا سانس لیا۔ وہ اس گولی سے بیزار تھی جو اسے روز کھانی پڑتی تھی۔ انجکشن کے لیے وہ کسی صورت تیار نہ ہوتی۔ وہ انجکشن اس کا ذہن خالی کر دیتا تھا۔ اسکول بند ہو چکے تھے اور اب انہیں پیپرز دینے کے لیے جانا ہوتا مگر اس میں ابھی دو ہفتے باقی تھے۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اب سارا دن گھر میں رہنا پڑے گا۔ وہ فیصلہ نہیں کر پاتی کہ اسے گھر سے زیادہ چڑ ہے یا اسکول سے۔ اگلے دن وہ دیر تک سوتی رہی۔ پھر اٹھ کر نیچے آئی، اس نے فریج سے ڈبل روٹی اور جام نکال کر ناشتا کیا۔ شین کا آج لانڈری ڈے تھا، وہ نیچے مصروف تھی۔ رینا باہر نکل آئی۔ دھوپ نکلی ہوئی تھی اور موسم خوشگوار ہو رہا تھا مگر رینا کا دل بجھا ہوا تھا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اب وہ لڑکی نظر آئی تو وہ اسے جانے نہیں دے گی، اسے پکڑے گی اور پوچھے گی کہ یہ کیا اسرار ہے؟ اس نے ابھی سوچا ہی تھا کہ لڑکی اسے سڑک کے پار دکھائی دی۔ اس کی نظر پڑتے ہی وہ ایک بڑے تنے والے درخت کے پیچھے ہوگئی۔ رینا تیزی سے تنے کی طرف بڑھی مگر جب وہ درخت تک پہنچی تو اسے جھٹکا لگا لڑکی وہاں نہیں تھی۔ اس نے آس پاس دیکھا وہ کہیں نہیں تھی۔ تب رینا نے اس کی ایک جھلک گلی کے کونے پر دیکھی، وہ گلی سے مڑ رہی تھی۔ رینا اس کے پیچھے لپکی اور ساتھ ہی اس نے اینڈرسن کو کال کی۔ اینڈرسن نے کال ریسیو کی تو رینا نے جلدی سے اسے لڑکی کے بارے میں بتایا۔
اینڈرسن نے پوچھا۔ ''وہ کہاں ہے؟''
رینا گلی مڑ چکی تھی اس نے لڑکی کو سڑک پار کر کے ایک دکان کے شیشے کے سامنے کھڑے دیکھا۔ ''وہ فشر کی لانڈری کے سامنے موجود ہے۔''
''میں آ رہا ہوں، میں پاس ہی ہوں۔''
رینا آگے بڑھ رہی تھی لیکن جب اس نے سڑک عبور کرنا چاہی، ایک بڑا ٹرک اس کے سامنے سے گزرا اور جب وہ گزر گیا تو لڑکی دکان کے سامنے نہیں تھی۔ رینا نے بے قراری سے دیکھا۔ وہ اسے ایک بلاک آگے ایک لیٹر بکس سے آگے جاتی دکھائی دی۔ اتنی جلدی اس کا اتنی دور پہنچ جانا ناممکن تھا لیکن رینا یہ سب نہیں سوچ رہی تھی۔ وہ بس اسے اپنی نظر میں رکھنا چاہتی تھی۔ اس نے اینڈرسن کو ایس ایم ایس کر کے لڑکی کی تازہ لوکیشن بتائی اور اس کی طرف بڑھی۔ اینڈرسن کا جوابی ایس ایم ایس آیا۔ وہ اسی طرف آ رہا تھا۔ جتنی دیر میں رینا ایس ایم ایس دیکھتی لڑکی اسے کمرشل اسٹریٹ کے کونے سے مڑتی نظر آئی۔ اب رینا بھاگنے لگی تھی۔ اسے یہ پروا بھی نہیں تھی کہ آتے جاتے لوگ اسے کن نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ وہ کمرشل اسٹریٹ تک پہنچی تو اس کی سانس پھول رہی تھی۔ اس نے اینڈرسن کو پھر ایس ایم ایس کیا۔ لڑکی اب سڑک پار کر کے پارک کی طرف جا رہی تھی۔ رینا نے کونے سے سڑک پار کی اور لڑکی والے فٹ پاتھ پر آ گئی۔
''ہے رینا۔'' عقب سے اینڈرسن کی آواز آئی۔
رینا نے مڑ کر دیکھا وہ دوڑا چلا آ رہا تھا۔ رینا رک گئی مگر اس نے لڑکی پر بھی نظر رکھی تھی۔ اینڈرسن کے پاس آتے ہی اس نے اشارہ کیا۔ ''وہ دیکھو ... وہ رہی ... سفید لبادے والی۔''
مگر اسی لمحے لڑکی پارک میں مڑ گئی۔ اینڈرسن غور سے دیکھ رہا تھا اور اس کے تاثرات سے لگ رہا تھا کہ وہ لڑکی کو نہیں دیکھ سکا تھا، اس نے نفی میں سر ہلایا۔ ''سوری، مجھے نظر نہیں آ رہی ہے۔''
''وہ پارک میں مڑ گئی ہے۔ میرے ساتھ آؤ۔'' رینا نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھی۔ وہ دروازے سے پارک میں داخل ہوئے تو لڑکی دور درختوں میں گم ہو رہی تھی۔ ''وہ رہی...'' رینا چلّائی۔
مگر اس بار بھی اینڈرسن دیکھنے میں ناکام رہا تھا۔ رینا درختوں کی طرف بڑھی۔ اینڈرسن اس کے عقب میں تھا، اس نے اپنا موبائل نکالا اور اس پر ایس ایم ایس کرنے لگا۔ درختوں کے پار ایک چھوٹے سے خالی قطعے کے بعد سلور اسٹون کی مارکیٹ تھی۔ رینا نے دیکھا لڑکی مارکیٹ میں داخل ہو رہی تھی۔ اب دور تک ایسی کوئی آڑ نہیں تھی جس کے پیچھے وہ چھپ سکتی۔ رینا نے اینڈرسن کو آواز دی۔ ''اب تم دیکھ سکتے ہو۔''
اینڈرسن ایس ایم ایس کر رہا تھا، وہ چونک کر آگے

آیا۔ ''کہاں ہے؟''
''وہ دیکھو، براؤن سپر اسٹور کے ساتھ۔''
اینڈرسن نے غور سے دیکھا اور نفی میں سر ہلایا۔ ''وہاں کوئی نہیں ہے۔''
''پلیز غور سے دیکھو۔'' رینا نے التجا کی۔ ''مجھے صاف نظر آرہی ہے۔''
اینڈرسن نے کہا۔ ''اوہ اچھا، اب مجھے بھی نظر آرہی ہے۔ مگر یہ کہاں جارہی ہے؟''
''پتا نہیں، آؤ اس کے پیچھے چلتے ہیں۔''
اب لڑکی آرام سے چلتی رہی اور کچھ دیر بعد وہ ایک شاپ میں داخل ہوگئی۔ رینا اس کے پیچھے لپکی۔ اس نے دیکھا، یہ ایک چھوٹا سا ریستوران تھا۔ وہ رینا کو ٹی وی کے سامنے کھڑی نظر آئی۔ اس پر نیوز چینل لگا ہوا تھا اور ایک قیدی کے بارے میں دکھایا جارہا تھا۔ اینڈرسن اس کے پیچھے آگیا، اس نے چونک کر کہا۔ ''یہ تو اسٹیو ہے۔''
''کون اسٹیو؟'' رینا نے اس کی طرف دیکھا۔
''وہی جسے جیسمین کی گمشدگی کا ذمے دار قرار دیا گیا تھا۔''
وہ دوبارہ لڑکی کی طرف متوجہ ہوئی مگر اب وہ اندر نہیں تھی۔ رینا نے بے تابی سے پورے ریستوران پر نظر ڈالی لیکن اب لڑکی کہیں نظر نہیں آرہی تھی۔ اسی لمحے ریستوران کے سامنے مارش کی وین آکر رکی اور اس سے مارش، شیمن اور ڈاکٹر پیٹرسن اترے۔ وہ سیدھے اس کی طرف آئے۔ مارش نے آتے ہی رینا کو پکڑ لیا۔ وہ خود کو چھڑانے لگی۔ اس نے چلا کر اینڈرسن سے کہا۔ ''انہیں بتاؤ ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔''
''میں نہیں جانتا۔'' اینڈرسن پیچھے ہٹ گیا۔
''تم نے اس لڑکی کو دیکھا تھا؟''
''میں نے کسی لڑکی کو نہیں دیکھا۔''
رینا کا منہ کھلا رہ گیا۔ ''ذلیل... میں نے تم پر اعتماد کیا اور تم...'' اس نے ان تینوں کو دیکھا۔ ''انہیں تم نے بلایا ہے؟''
''تمہیں علاج کی ضرورت ہے۔'' اینڈرسن نے کہا تو ڈاکٹر پیٹرسن انجکشن تولتا ہوا آگے آیا۔
''اینڈی ٹھیک کہہ رہا ہے، تمہیں مکمل علاج کی ضرورت ہے۔'' اس نے کہتے ہوئے سوئی اس کے بازو میں گھونپ دی پھر اسے ہوش نہیں رہا۔
☆☆☆
رینا کرسی پر بیٹھی تھی اور اس کے سامنے ڈاکٹر پیٹرسن کلپ بورڈ اور پین لیے موجود تھا، وہ اس سے سوال کررہا تھا۔ پھر اس نے کلپ بورڈ رکھ دیا اور بولا۔ ''اگر تم مجھ سے تعاون کروگی اور اپنے علاج پر آمادہ رہوگی تو ایک ہفتے یا پندرہ دن بعد مجھے دیکھوگی۔ دوسری صورت میں تمہیں ہر دوسرے دن مجھے دیکھنا پڑے گا۔''
رینا اسے گھور رہی تھی۔ ''میں سرے سے تمہیں نہیں دیکھنا چاہتی۔''
ڈاکٹر پیٹرسن مسکرایا۔ ''میری بھی یہی خواہش ہے بلکہ اینڈی کی بھی یہی خواہش ہے۔'' وہ کہتے ہوئے سنجیدہ ہوگیا۔ ''اینڈی ذہین لڑکا ہے، ابھی اسے بہت آگے جانا ہے۔ لیکن وہ تمہارے چکر میں پڑ کر برباد ہوجائے گا۔ اس لیے بہتر ہے تم اس سے دور رہو۔''
''یہ بات تم مجھ سے نہیں اینڈی سے کہو۔''
''میں نے اسے بھی سمجھایا ہے۔ ایک بات یاد رکھو... تمہارا ٹریٹ منٹ میرے ہاتھ میں ہے اور میری ایک رپورٹ تمہیں نفسیاتی اسپتال میں داخل کراسکتی ہے۔''
رینا کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر باہر نکل آئی جہاں کلینک کے ویٹنگ روم میں شیمن اس کی منتظر ایک رسالہ دیکھ رہی تھی۔ اسے دیکھ کر وہ کھڑی ہوگئی۔ اس نے راستے میں سیشن کے بارے میں پوچھا تو رینا نے جبراً مسکرا کر کہا۔ ''بہت اچھا رہا، ڈاکٹر پیٹرسن بہت اچھا ڈاکٹر ہے۔''
''امید ہے تمہیں مزید سیشن کی ضرورت نہیں پڑے گی۔''
رینا کے پیپرز ہونے والے تھے اور مئی میں وہ اٹھارہ سال کی ہوجاتی۔ مگر یہاں یہ چکر شروع ہوگیا تھا۔ اسے ڈر تھا کہ ابھی اسے آزادی نہیں ملے گی۔ جب تک ڈاکٹر پیٹرسن اس کے بارے میں کلیئر رپورٹ نہیں دے گا۔ اس کے بعد سے اینڈرسن سے اس کی ملاقات نہیں ہوئی تھی، وہ دو بار گھر پر آیا مگر اس نے ملنے سے انکار کردیا۔ وہ کئی دن تک اسے سوری کے ایس ایم ایس کرتا رہا مگر رینا نے کسی کا جواب نہیں دیا۔ اسکول بند ہونے کے بعد وہ فارغ تھی لیکن اسے باہر جانے کی اجازت نہیں تھی۔ اسے اکیلا بھی نہیں چھوڑا جاتا تھا، مارش یا شیمن میں سے کوئی نہ کوئی گھر میں موجود ہوتا تھا۔ زیادہ سے زیادہ وہ لان میں نکل سکتی تھی۔ اسے معلوم تھا اگر اس نے مارش کی وارننگ کو نظرانداز کیا تو حالات اس کے لیے مزید خراب ہوجائیں گے اور یہ بھی ممکن ہے ڈاکٹر پیٹرسن اسے نفسیاتی اسپتال بھیجنے میں کامیاب ہوجائے۔ اس کی دلی خواہش تھی کہ وہ جلد از جلد کلیئر ہوجائے اور اس جگہ سے کہیں دور چلی جائے۔ اسے اب اس لڑکی سے بھی کوئی دلچسپی نہیں تھی جو صرف اسے

دکھائی دیتی تھی۔ اس نے سوچ لیا تھا اب وہ اسے دکھائی بھی دی تو وہ اسے نظر انداز کر دے گی۔ اس کی وجہ سے وہ اس حال کو پہنچی تھی۔

اس واقعے کے ایک ہفتے بعد مارش اور شین کسی تقریب میں شام کے وقت گھر سے نکلے ..... رینا اسی موقع کا انتظار کر رہی تھی۔ ان کے جاتے ہی وہ جلدی سے مارش کے کمرے میں آئی اور اس کا لیپ ٹاپ آن کیا۔ اس پر پاس ورڈ نہیں تھا ورنہ وہ اسے استعمال نہیں کر پاتی۔ اس نے جیسمین کیس کے بارے میں سرچ کیا اور جب اس کی تصویر سامنے آئی تو وہ ساکت رہ گئی.... وہ وہی لڑکی تھی جسے وہ تباہ حال دیکھتی رہتی تھی۔ اس کی ایک ہائی اسکول کی تصویر تھی۔ اس میں اس کا ہاتھ سامنے تھا۔ رینا کو اس کی بائیں ہاتھ کی چوتھی انگلی میں ویسا ہی چھلا دکھائی دیا جیسا اس کے ہاتھ میں تھا۔ لیکن یہ چھلا ذرا موٹا تھا۔ اس نے زوم کر کے ہاتھ کو واضح کیا۔ تب اسے پتا چلا چھلا موٹا نہیں تھا بلکہ یہ جڑواں چھلے تھے۔ چھلے کے ساتھ ویسا ہی دوسرا چھلا تھا۔ تصویر میں اسے تین بالز کے اوپر اور نیچے کچھ لکھا نظر آیا۔ اس نے مزید زوم کیا تو چھلے پر لکھا جے واضح ہو گیا۔ مگر یہ اتنا باریک تھا کہ مشکل سے نظر آتا۔ رینا نے چھلا آنکھ کے بالکل پاس لا کر دیکھا اور اسے اس پر دونوں جے نظر آ گئے۔

پھر وہ اس کیس کی ہسٹری دیکھنے لگی۔ اسٹیو بڑھئی تھا اور پولیس کو اس کی ورکشاپ سے جیسمین کے لباس کے ٹکڑے ملے تھے، ساتھ ہی اس کے کچھ اوزاروں پر خون لگا ہوا ملا تھا۔ اس وقت ڈی این اے کا رواج نہیں تھا مگر بلڈ گروپ جیسمین کا ہی تھا۔ پولیس کا کہنا تھا کہ اسٹیو نے لڑکی کو قتل کر کے اس کی لاش جنگل میں کہیں چھپا دی تھی۔ اچانک رینا کے کان کے پاس کسی نے سرگوشی میں کہا۔ ”یہ جھوٹ ہے۔“

وہ بستر سے گرتے گرتے بچی.... اس نے جیسمین کو دروازے کے پاس دیکھا۔ پھر وہ مڑ کر باہر نکل گئی۔ رینا نے عجلت میں لیپ ٹاپ بند کر کے اسے اپنی جگہ رکھا اور باہر نکلی۔ لڑکی اسے کچن کی طرف جاتی دکھائی دی اور جب وہ کچن میں پہنچی تو لڑکی تہ خانے کے دروازے کے اندر داخل ہو رہی تھی۔ رینا اس کے پیچھے سیڑھیوں تک آئی۔ لڑکی تہ خانے کے درمیان میں کھڑی تھی۔ اس نے ایک ہاتھ اٹھا کر مارش کے کام کی جگہ کی طرف اشارہ کیا اور یوں غائب ہو گئی جیسے زمین میں جذب ہو گئی ہو۔ رینا دم بہ خود سی کھڑی تھی۔ پھر وہ مارش کے کام والی جگہ آئی۔ یہاں ایک بڑی سی ڈرائنگ میز تھی۔ مارش کے کام کے اوزار اور سامان رکھا تھا۔ مارش سول ڈرافٹس مین بھی تھا اور وہ یہ کام یہاں کرتا تھا۔ رینا کچھ دیر چیزوں کو دیکھتی رہی مگر اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ وہ اوزار اٹھا اٹھا کر دیکھ رہی تھی۔ اچانک اس کے موبائل نے بیل دی۔ وہ تیزی سے مڑ کر سیڑھیوں پر آئی اور ساتھ ہی موبائل نکال لیا۔ اینڈرسن کال کر رہا تھا۔ اس نے سوچا اور کال ریسیو کر لی۔

”ہیلو، کیوں کال کی ہے؟“

”رینا، میں تم سے سوری کرنا چاہتا ہوں۔“

”اس کی ضرورت نہیں ہے، وہ میری بے وقوفی تھی جو میں نے تم پر اعتبار کیا۔“

”رینا! آئی ایم رئیلی سوری۔“ اینڈرسن عاجزی سے بولا تو رینا کا دل نرم پڑنے لگا۔ پھر اسے خیال آیا۔

”تم جانتے ہو میرے ہاتھ میں جو چھلا ہے اور جو مجھے ندی کنارے سے ملا تھا، وہ جیسمین کا ہے۔ تم انٹرنیٹ پر اس کی تصاویر نکال کر چیک کر سکتے ہو، ایک تصویر میں یہ چھلا بالکل نمایاں ہے۔“

اینڈرسن کچھ دیر کے لیے خاموش ہوا پھر اس نے کہا۔ ”رینا، پلیز تم اس موضوع کو چھوڑ نہیں سکتیں؟“

”تم سب جہنم میں جاؤ۔“ رینا کو پھر غصہ آ گیا، اس نے کہتے ہوئے کال کاٹ دی اور اوپر آئی۔ اینڈرسن نے پھر کال کی مگر اس نے ریسیو نہیں کی۔ دس بج رہے تھے شین اور مارش ابھی تک نہیں آئے تھے۔ سونے سے پہلے نہانے کے لیے وہ باتھ روم میں آئی، اس نے ٹب میں پانی ڈالا اور کپڑے اتار کر اس میں بیٹھ گئی۔ وہ جیسمین کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ وہ اسے ہی کیوں دکھائی دے رہی تھی اور آخر وہ اس سے کیا چاہتی تھی؟ اسے مختلف جگہوں پر لے جانا، اشارے کرنا۔ وہ سوچتے ہوئے اپنی انگلی کا چھلا گھما رہی تھی۔ پھر وہ سانس روک کر پانی کے اندر سر لے گئی۔ کچھ دیر اسی طرح لیٹی رہی پھر اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو اسے لگا جیسے کسی نے اس کا سر تھام لیا ہو۔ اس نے تڑپ کر اٹھنا چاہا مگر اس سے اٹھا نہیں گیا، اس کے منہ سے ہوا نکل رہی تھی۔ اس کا دم گھٹ رہا تھا پھر اچانک بوجھ ہٹ گیا اور وہ اٹھ بیٹھی۔ وہ دیوانہ وار سانس لے رہی تھی۔ اسی لمحے اسے احساس ہوا کہ کوئی باتھ روم کا دروازہ بجا رہا ہے۔ باہر سے شین کی آواز آئی۔

”رینا تم ٹھیک ہو..... پلیز جواب دو۔“

”میں ٹھیک ہوں۔“ اس نے سانس لیتے ہوئے کہا۔ کچھ دیر بعد وہ باہر آئی تو شین سامنے کھڑی تھی۔ ”تم

دروازہ کیوں بجا رہی تھیں؟''
''اندر سے عجیب سی آوازیں آرہی تھی جیسے کوئی پانی میں ڈوب رہا ہو۔'' شین نے کہا۔ ''ہم پریشان ہو گئے تھے۔''
''پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ٹھیک ہوں تم لوگوں کو پانی گرنے کی آواز سے غلط فہمی ہوئی ہو گی۔'' رینا کہتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔ مارش وہاں آیا۔ ان دونوں نے دیکھا۔ باتھ روم کے فرش پر پانی گرا ہوا تھا۔ شین نے آہستہ سے کہا۔
''معاملہ گڑبڑ ہے، مجھے لگ رہا ہے اسے علاج کے لیے اسپتال بھیجنا پڑے گا۔''
''ڈاکٹر پیٹرسن سے بات کرنا ہو گی۔'' مارش نے آہستہ سے کہا۔ ''وہ اس بارے میں کیا کہتا ہے۔''
شین اسے گھورنے لگی۔ ''تم اس کی کچھ زیادہ ہی طرف داری نہیں کرنے لگے ہو؟ اب بھی تم نے ڈاکٹر کو اسے اسپتال بھیجنے سے روکا۔''
''صرف اس لیے کہ کچھ دن کی بات ہے پھر وہ ہائی اسکول پاس کرلے گی اور یہاں سے چلی جائے گی۔''
''تم کیسے جانتے ہو وہ یہاں سے چلی جائے گی؟''
''مجھے یقین ہے۔'' مارش نے کہا اور نیچے چلا گیا۔ رینا اپنے کمرے کے دروازے سے لگی سن رہی تھی پھر اس نے آہستہ سے دروازہ بند کر دیا۔ یہ سن کر وہ پریشان ہو گئی تھی کہ ڈاکٹر پیٹرسن اور شین اسے اسپتال میں داخل کرانا چاہتے تھے۔ شین اس کے خلاف ہو گئی تھی، کیا اس نے مارش کی اس میں دلچسپی محسوس کر لی تھی؟ وہ ہراساں ہو گئی، اسے خیال آیا کہ اسے یہاں سے بھاگ جانا چاہیے۔ اسے نفسیاتی اسپتال سے بہت خوف آتا تھا۔ اسے لگتا تھا، ایک بار وہ وہاں داخل ہو گئی تو پھر وہاں سے نہیں نکل پائے گی۔ اب تک وہ مارش کو ناپسند کرتی آئی تھی مگر پہلی بار اس نے اس کے لیے دل میں اچھے جذبات محسوس کیے تھے۔ اب اسے اس لڑکی سے نفرت ہو رہی تھی جو اس کے پیچھے پڑ گئی تھی اور اسے ہی نظر آتی تھی۔ اس نے بے خیالی میں آواز سے کہا۔ ''تم کیا چاہتی ہو؟''
جواب میں اس کی ڈریسنگ ٹیبل کی اوپری دراز کھلی اور پھر بند ہو گئی۔ وہ دہل گئی ۔۔۔۔ اس نے روہانسے لہجے میں کہا۔ ''پلیز، میرا پیچھا چھوڑ دو ورنہ یہ لوگ مجھے پاگل بنا دیں گے۔''
ایک بار پھر دراز کھلی اور بند ہو گئی۔ وہ ڈرتے ڈرتے دراز تک آئی۔ اس نے اسے کھولا مگر اس میں سوائے اس کے استعمال کی چیزوں کے اور کچھ نہیں تھا۔ نظر آنے والی لڑکی اگر جیسمین کی روح تھی اور وہ اسے کوئی اشارہ دینا چاہتی تھی تو یہ اشارہ اس کی سمجھ سے بالاتر تھا۔ اچانک اسے خیال آیا اور اس نے اپنے سیل فون سے کال کر کے ایمرجنسی سے کاؤنٹی جیل کا نمبر لیا اور وہاں کال کی۔ اس نے آپریٹر سے کہا۔ ''میں قیدی اسٹیو کے بارے میں جاننا چاہتی ہوں۔ پلیز، میری کسی آفیسر سے بات کرائی جائے۔''
کچھ دیر بعد جیل کا ڈپٹی آفیسر سام لائن پر تھا۔ اس نے پوچھا ''تم کون ہو اور کیا چاہتی ہو؟''
رینا نے تعارف کرایا اور اسٹیو کے بارے میں پوچھا، سام نے کہا۔ ''اس کی آخری اپیل بھی مسترد ہو گئی ہے اور کل رات بارہ بجے اسے الیکٹرک چیئر پر بٹھا دیا جائے گا۔''
رینا حیران ہوئی ۔۔۔۔ ''کیا اس کا جرم ثابت ہو گیا ہے اور جیسمین کی لاش مل گئی ہے؟''
''لاش تو نہیں ملی ہے لیکن اس کا جرم ثابت ہو گیا ہے۔'' سام نے جواب دیا۔ رینا نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اگر اسٹیو ہی جیسمین کا قاتل ہے تو اب وہ کیوں بے چین ہے، اسے سکون مل جانا چاہیے تھا مگر وہ اس کے آس پاس منڈلا رہی تھی۔ اس کا انداز پراسرار تھا مگر اس نے رینا کو خوفزدہ کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ رینا خود کو بے بس محسوس کر کے جھنجلانے لگی۔ اس کا دل چاہ رہا تھا یہاں سے نکل کر کہیں دور بھاگ جائے۔ مگر یہ مسئلے کا حل نہیں تھا، اگر وہ ایسا کرتی تو پولیس جلد یا بدیر اسے تلاش کر لیتی اور پھر وہ نفسیاتی اسپتال پہنچا دی جاتی۔ اس نے اپنے ہاتھ میں موجود چھلے کی طرف دیکھا۔ یہ طے تھا کہ یہ جیسمین کا تھا اور اس وقت اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا جب وہ قاتل سے بچنے کے لیے ندی کے کنارے گئی تھی۔ وہ رینا کو مل گیا۔ اچانک اسے خیال آیا کہیں جیسمین اس چھلے کی وجہ سے تو اس کے پیچھے نہیں آئی ہے۔ رینا نے ایک بار پھر چھلا انگلی سے اتارنے کی کوشش کی لیکن اس بار بھی وہ ناکام رہی۔ اسے خیال آیا کہ شین کی مدد حاصل کرے۔ مگر اس وقت وہ اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔
اگلے دن وہ ناشتے کی میز پر دودھ میں شامل پورج کھا رہی تھی۔ اس کے ذہن سے چھلے کا خیال نکل گیا تھا مگر شین نے خود دیکھ لیا۔ وہ چونکی اور اس نے پوچھا۔ ''یہ تمہارے ہاتھ میں چھلا کہاں سے آیا؟''
رینا بتانے جا رہی تھی کہ اسے کہاں سے ملا مگر اس کی نظر سامنے کرسی پر بیٹھی جیسمین پر گئی۔ وہ نفی میں سر ہلا رہی تھی

جیسے اسے منع کر رہی ہو کہ وہ یہ بات نہ بتائے۔ رینا نے کہا۔ ''مجھے پڑا ملا تھا۔''
شین نے جھک کر دیکھا۔ ''خوب صورت ہے۔''
رینا بتانا چاہ رہی تھی کہ یہ اس کی انگلی سے نہیں اتر رہا ہے مگر ایک بار پھر لڑکی نے نفی میں سر ہلایا۔ رینا کی سمجھ میں نہیں آیا وہ کیا چاہ رہی تھی لیکن اس نے اس بار بھی اس کے مشورے پر عمل کیا۔ شین نے کافی نکال کر مارش کے سامنے رکھی اور بولی۔ ''آج مجھے ڈینٹسٹ کے پاس جانا ہے۔''
''کس وقت؟'' مارش نے پوچھا۔
''چھ بجے کا اپائنٹمنٹ ہے۔''
مارش نے سر ہلایا۔ ''میں آجاؤں گا۔''
رینا یہ سن کر خوش ہوئی تھی کہ اسے شام کو کچھ وقت اکیلے رہنے کا موقع ملے گا۔ اس خوشی میں اس نے شین کی مدد کی اور برتن دھو دیے...... شین بھی خوش ہو گئی تھی۔ شام تک رینا پڑھتی رہی۔ مارش پانچ بجے آ گیا تھا اور وہ دونوں ساڑھے پانچ بجے تک گھر سے نکل گئے۔ ان کے جاتے ہی رینا تیزی سے ان کے کمرے میں آئی۔ اس نے ایک بار پھر مارش کا لیپ ٹاپ کھولا اور اس کا ای میل اکاؤنٹ چیک کرنے کی کوشش کی مگر اس کا پاس ورڈ نہیں لگا تھا۔ رینا کا خیال تھا کہ وہ آن ہو گا مگر مارش اس معاملے میں محتاط تھا۔ اس نے مایوس ہو کر اسے بند کر دیا۔ وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ مارش نے ڈاکٹر پیٹرسن سے اس کے بارے میں ای میل پر کوئی بات تو نہیں کی ہے؟ وہ لیپ ٹاپ اپنی جگہ رکھ رہی تھی کہ شین کی ڈریسنگ کی اوپری دراز کھلی اور بند ہو گئی۔ یہ بالکل اس کی ڈریسنگ کی طرح تھی۔ رینا سہمے قدموں سے ڈریسنگ تک آئی اس نے اس کی اوپری دراز کھولی۔ اس میں شین کی جیولری رکھی تھی۔ اس نے باکس کھول کر دیکھا اس میں سیٹ تھا۔ پھر اس کی نظر پیچھے رکھے ایک خاصے پرانے باکس پر گئی۔ رینا نے اسے نکال کر کھولا۔ اس میں مختلف انگوٹھیاں اور رنگز تھیں۔
وہ انہیں دیکھ رہی تھی کہ چونکی۔ اسے ایک رنگ بالکل اپنے چھلے جیسا لگا۔ اس نے اسے نکال کر دیکھا۔ غور سے دیکھنے پر اسے ذرا بھی شک نہیں رہا تھا۔ یہ جیسمین کی انگلی میں جڑواں چھلے کا دوسرا حصہ تھا۔ اس نے اسے بھی پہن کر دیکھا تو یہ بالکل جڑ گیا۔ وہ دنگ رہ گئی... جیسمین کے چھلے کا یہ دوسرا حصہ یہاں کیسے آیا؟ اچانک اسے محسوس ہوا کہ عقب میں کوئی ہے اور پھر اسے شین کی آواز آئی۔ ''تم نے دیکھ لیا... پتا نہیں میں نے اسے کیوں سنبھال کر رکھا تھا۔''
رینا نے مڑنا چاہا تھا کہ کوئی چیز اس کے سر سے لگی پھر اسے ہوش نہیں رہا... جب اسے ہوش آیا تو وہ تہ خانے میں ایک دیوار سے لگی اس طرح بیٹھی تھی کہ اس کے دونوں ہاتھ پشت پر باریک ڈوری سے بندھے تھے اور یہی ڈوری دیوار میں کسی چیز سے بندھی تھی۔ وہ اس جگہ سے اٹھ بھی نہیں سکتی تھی۔ اس کے منہ پر کپڑے کی پٹی کس کر بندھی تھی۔ شین اس کے سامنے ٹہل رہی تھی اور مارش ایک طرف کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اچانک شین نے مارش کی طرف دیکھا۔ ''یہ تمہارا خیال تھا؟''
''میں نے سوچا نہیں تھا کہ یہ لڑکی اتنی تیز نکلے گی۔'' مارش بولا۔ ''مجھے تو اس پر ترس آ گیا تھا۔''
شین اسے دیکھتی رہی پھر اس نے کہا۔ ''اب اسے بھی ان دو کے پاس پہنچانا ہو گا۔''
مارش ہچکچایا۔ ''میرا خیال ہے یہ غیر ضروری ہو گا۔''
شین نے اسے گھورا۔ ''تمہارا دماغ درست ہے؟ یہ دیکھ چکی ہے کہ رنگ کا دوسرا حصہ میرے پاس ہے۔''
''اسے کیا پتا...؟''
''اسے سب پتا ہے۔'' شین نے شوہر کی بات کاٹی۔ عام حالات میں نرم مزاج اور تابع دار بیوی بن کر رہنے والی شین اس وقت نہایت حاکمانہ انداز میں بات کر رہی تھی۔ ''اس کا انداز بتا رہا تھا کہ یہ سب سمجھ گئی ہے۔ یقیناً اس نے جیسمین کی گم شدگی کے بارے میں انٹرنیٹ پر دیکھا ہے، اس پر اس رنگ کی تصویریں بھی ہیں۔''
''پتا نہیں تم نے اسے کیوں سنبھال کر رکھا تھا؟''
''میرا خیال تھا کوئی اسے نہیں دیکھ سکے گا۔''
''اس نے دیکھ لیا۔''
شین نے شانے اچکائے۔ ''اب کیا ہو سکتا ہے... بہر حال مجھے ڈاکٹر کے پاس جانا ہے۔ شکر ہے راستے میں اس کی کال آ گئی اور ہم واپس آ گئے ورنہ یہ اب تک پولیس کے پاس پہنچ چکی ہوتی۔''
''اپائنٹمنٹ اب ساڑھے سات بجے کا ہے۔'' مارش نے کہا۔ ''بہت وقت ہے۔''
''نہیں، مجھے کچھ سامان بھی لانا ہو گا اس کے لیے۔'' شین نے رینا کی طرف دیکھا۔ ''میں جاتی ہوں۔ پہلے سامان لوں گی اور پھر ڈاکٹر کے پاس جاؤں گی۔ تم اس کے پاس رکو۔''
''یہ یہاں قید ہے۔'' مارش نے کہا۔
''نہیں، میں کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتی۔'' شین

فیصلہ کن لہجے میں بولی۔ اسی لمحے اوپر کال بیل بجی۔ وہ فکر مند ہوگئی۔ ''اس وقت کون آگیا؟''

''میں جاکر دیکھتا ہوں۔''

''نہیں، تم اس کے پاس رہو، میں جاکر دیکھتی ہوں۔'' شین نے اوپر جاتے ہوئے کہا۔ وہ سیڑھیوں سے اوپر آئی اور کیٹ آئی سے باہر جھانکا تو اسے اینڈرسن دکھائی دیا۔ اس نے سوچا اور دروازہ کھول دیا۔

''مسز وارڈ۔'' اینڈرسن نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا۔ ''مجھے رینا سے ملنا ہے۔''

''اوہ رینا۔'' شین نے مسکرا کر کہا۔ ''دراصل اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور میں نے اسے دوا دے کر سلا دیا ہے۔''

''پلیز مسز وارڈ۔'' اینڈرسن نے التجا کی۔ ''یہ بہت ضروری ہے۔''

''سوری بوائے۔'' شین کا لہجہ سرد ہوگیا۔ ''میں اس کی اجازت نہیں دے سکتی۔ تم جانتے ہو وہ بیمار ہے اور اسے آرام کی کتنی ضرورت ہے۔''

شین نے کہتے ہی دروازہ بند کر دیا پھر وہ اندر آئی۔ اس نے پرس اور اپنا کوٹ اٹھایا۔ بارش کے بعد موسم دوبارہ سرد ہوگیا تھا۔ مارش لاؤنج میں آگیا تھا، اس نے پوچھا۔ ''اینڈرسن کیا کہہ رہا تھا؟''

''تم اوپر آگئے...؟'' شین نے ناگواری سے کہا۔ ''میں نے کہا تھا کہ نیچے اس کے پاس رہو۔''

''وہ قید ہے اور اس کا منہ بھی بند ہے۔'' مارش نے کہا۔ اسی لمحے انہیں رینا کے چلّانے کی آواز آئی۔ وہ کہہ رہی تھی۔

''مدد... مدد... کوئی ہے... پلیز... مدد... مدد۔''

شین نے بدمزگی سے کہا۔ ''یہ اس کا منہ بند کیا ہے تم نے۔''

وہ دونوں نیچے آئے جہاں رینا نے سر دیوار سے رگڑ کر پٹی منہ سے ہٹا دی تھی۔ انہیں دیکھ کر وہ رونے لگی۔ ''مجھے کیوں باندھا ہے؟''

''آرام سے بے بی، آرام سے۔'' شین نے پیار سے پٹی دوبارہ اس کے منہ پر کردی اور اسے پیچھے سے مزید کس دیا۔ مارش اس کے پیچھے کھڑا تھا۔ شین نے اس سے کہا۔ ''جب تک میں نہیں آؤں، اس کے پاس رہنا پھر ہم اس کا کام کریں گے۔''

شین کے جانے کے بعد مارش اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔ رینا اسے ملتجی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ اوپر سے دروازہ بند ہونے کی آواز آئی تو مارش نے کہا۔ ''مجھے ایسے مت دیکھو، میں کچھ نہیں کرسکتا۔''

رینا نے سر ہلایا اور آنکھوں سے منہ پر بندھی پٹی کی طرف اشارہ کیا۔ مارش نے سر ہلایا۔ ''ٹھیک ہے لیکن شرط یہ ہے کہ تم آواز نہیں نکالو گی۔''

رینا نے سر ہلا کر آمادگی ظاہر کی تو اس نے اس کے منہ سے پٹی ہٹا دی۔ منہ آزاد ہوتے ہی رینا نے سرگوشی میں کہا۔ ''پلیز... پلیز مجھے جانے دو۔''

مارش نے نفی میں سر ہلایا۔ ''میں اس معاملے میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا۔''

''تب تم کیا کر سکتے ہو؟''

''کچھ بھی نہیں۔'' اس نے سادگی سے کہا۔ ''تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا کہ یہاں کی انچارج شین ہے۔''

''جیسمین کو تم نے قتل کیا تھا؟''

''نہیں... شین نے کیا تھا، میں نے صرف اسے پکڑا تھا وہ بھاگ گئی تھی۔''

''کیوں... اس نے کیا کیا تھا؟''

مارش نے گہری سانس لی۔ ''اس نے مجھ سے محبت کر لی تھی۔ یہی اس کا قصور بن گیا۔''

رینا کی آنکھیں پھیل گئیں۔... ''شین نے اتنی سی بات پر اسے مار دیا؟''

مارش نے گہری سانس لی۔ ''تم نہیں جانتیں، ہو وہ جتنی نرم دکھائی دیتی ہے اندر سے اتنی ہی سخت اور سفاک ہے۔ کوئی میرے پاس آئے یہ اسے بالکل برداشت نہیں ہے۔ ربیکا کو بھی اس نے اسی لیے قتل کیا تھا۔''

''ربیکا بھی تم سے محبت کرتی تھی؟''

''نہیں، اس سے میں محبت کرتا تھا لیکن اس وقت میں شین سے نہیں ملا تھا۔ پھر وہ ہمارے درمیان میں آئی۔ ربیکا کا شین سے جھگڑا ہوا اور شین نے اسے مار دیا۔''

رینا نے سوچا بھی نہیں تھا کہ اتنی مہربان اور نرم دل نظر آنے والی شین اتنی سفاک بھی ہو گی۔ اس نے ایک نہیں دو قتل کیے تھے اور اب اس کی باری تھی۔ یہ سوچتے ہوئے اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ ''ربیکا وہی لڑکی ہے جو بیس سال پہلے غائب ہوئی تھی؟''

مارش نے سر ہلایا۔ ''وہ بھی یہیں ہے۔''

''یہاں کہاں؟''

''اس تہ خانے میں... وہ سل دیکھ رہی ہو؟'' مارش نے فرش کے ایک حصے کی طرف اشارہ کیا۔ ''اس کے نیچے خلا ہے... وہ دونوں وہیں ہیں۔''

رینا لرزنے لگی۔ مارش اسے سب بتا رہا تھا، اس کا مطلب تھا اس کی آزادی کا کوئی امکان نہیں تھا۔ وہ رونے لگی۔ ''خدا کے لیے... میں مرنا نہیں چاہتی... مجھے جانے دو۔''

مارش کی آنکھوں میں عجیب سی چمک آگئی۔ ''میں بھی نہیں چاہتا کہ تمہیں کچھ ہو۔ میں تمہیں آزاد کر سکتا ہوں۔''

''تو پلیز کرو... اس سے پہلے وہ آجائے۔''

''وہ ابھی دیر سے آئے گی۔'' مارش نے کہا اور آگے آکر رینا کے ہک سے بندھے ہاتھ کھول دیے اب وہ دیوار کی قید سے آزاد ہو گئی تھی لیکن اس کے ہاتھ بہ دستور بندھے ہوئے تھے۔ مارش نے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھایا اور اسے ایک طرف فرش پر بچھی ربر شیٹ تک لایا۔ رینا کو اس پر بٹھا کر اس نے نرمی سے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔ ''تم... بہت خوب صورت... ہو۔''

مارش کا لہجہ جذبات سے بوجھل تھا اور رینا اس کا مطلب سمجھ گئی تھی۔

☆☆☆

اینڈرسن کو مایوسی ہوئی تھی۔ وہ مکان کے کونے پر ٹکی اپنی سائیکل کی طرف بڑھا... اس نے نیٹ پر جیسمین کی تصاویر دیکھی تھیں اور ان میں ویسی انگوٹھی نمایاں تھی جیسی اس نے رینا کے ہاتھ میں دیکھی تھی اور وہ اس کی تصدیق کے لیے ہی یہاں آیا تھا مگر شین نے اسے رینا سے ملنے نہیں دیا۔ وہ سائیکل اٹھا رہا تھا کہ اسے ہلکی سی آواز آئی۔ اسے لگا جیسے وہ رینا کی آواز ہو۔ وہ ٹھٹک گیا۔ اس نے کان لگا کر سنا۔ ایک بار پھر اسے آواز آئی لیکن یہ بہت مدھم تھی۔ وہ متذبذب ہو گیا۔ کیا اندر رینا کے ساتھ کوئی برا سلوک ہو رہا تھا؟ ان لوگوں نے اس سے کسی قسم کی زیادتی کی تھی؟ وہ سوچ رہا تھا اور پھر دوبارہ دروازے کی طرف بڑھا کہ دروازہ کھلنے لگا اور اینڈرسن تیزی سے واپس آگیا۔ کونے کی آڑ سے اس نے دیکھا۔ شین باہر آئی تھی پھر وہ اپنی چھوٹی فاکسی میں بیٹھی اور کہیں روانہ ہو گئی۔ ڈرائیو وے میں فورڈ وین کھڑی تھی اس کا مطلب تھا کہ مارش مکان کے اندر تھا۔

اینڈرسن نے دروازہ چیک کیا وہ اندر سے بند تھا۔ پھر وہ کھڑکیوں کو دیکھنے لگا مگر سب اندر سے بند تھیں۔ اس نے پیچھے ہٹ کر مکان کا جائزہ لیا تو اسے سیڑھیوں والی اوپری فرنچ ونڈو دکھائی دی۔ اس نے برآمدے کے ساتھ اوپر سے آنے والا پائپ تھاما اور کسی قدر مشکل سے ترچھی چھت پر چڑھ گیا۔ پھر وہ سرک کر کھڑکی تک آیا۔ اس نے شیشہ اوپر کیا اور یہ دیکھ کر اسے خوشی ہوئی کہ وہ آسانی سے اوپر ہو سکتا ہے۔ وہ اندر آیا۔ پہلے اس نے اوپری منزل کے کمرے دیکھے مگر

وہاں کوئی نہیں تھا۔ پھر وہ دبے قدموں نیچے آیا۔ یہ حصہ بھی خالی تھا۔ آخر میں وہ کچن کے ساتھ تہ خانے کے دروازے تک آیا اور اسے کھولتے ہی اسے رینا کی آواز سنائی دی۔ وہ دھیمے اور بے بس سے لہجے میں کہہ رہی تھی۔

''پلیز نہیں... پلیز۔''

اینڈرسن دبے قدموں نیچے آیا اور اس نے جھانک کر دیکھا تو مارش زمین پر دراز رینا پر چھایا ہوا تھا۔ وہ اسے قابو کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور وہ مچل رہی تھی۔ اینڈرسن کا خون کھول اٹھا۔ وہ اندر آیا اور ایک طرف رکھا بیس بال کا بلّا اٹھا لیا۔ وہ دبے قدموں ان تک آیا۔ رینا نے اسے دیکھا اور پھر اس کے تاثرات نے مارش کو خبردار کیا جیسے ہی اس نے اینڈرسن کی طرف دیکھا، اس نے بلا گھما کر مارا۔ بلّا مارش کے سر پر لگا اور وہ کراہ کر گرا۔ اینڈرسن نے دوسرا وار کیا تو وہ ساکت ہو گیا۔ وہ بلّا پھینک کر رینا کے پاس آیا جو اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس کے ہاتھ پشت پر بندھے تھے۔ اینڈرسن اس کے ہاتھ کھولنے لگا۔ رینا رو رہی تھی اور اس کی شرٹ مارش کی دست درازی سے بے ترتیب ہو گئی تھی۔ ہاتھ آزاد ہوتے ہی اس نے اپنی شرٹ درست کی۔

''تم ٹھیک ہو نا؟'' اینڈرسن نے پوچھا۔

''ہاں۔'' رینا نے سر ہلایا اور مارش کی طرف دیکھا۔ ''کیا یہ مر گیا ہے؟''

''نہیں، بے ہوش ہوا ہے۔'' اینڈرسن نے کہا۔ ''انہوں نے تمہیں کیوں قید کیا ہے؟''

رینا جلدی سے اسے بتانے لگی۔ اینڈرسن دم بہ خود رہ گیا۔... ''یہ میاں بیوی... ان لڑکیوں کی گم شدگی کے ذمے دار ہیں؟''

''یہی نہیں، انہوں نے انہیں یہیں دفن کیا ہوا ہے۔'' رینا نے اسے فرش دکھایا۔ اینڈرسن خوفزدہ ہو گیا۔

''ہمیں فوراً پولیس کو خبردار کرنا ہو گا۔ آؤ میرے ساتھ۔'' اینڈرسن اسے لے کر سیڑھیوں کی طرف بڑھا مگر پھر رک گیا، اوپر سے شین آ رہی تھی۔ اسے دیکھ کر وہ ٹھٹک گئے۔ رینا سہم کر اینڈرسن کے پیچھے ہو گئی... خود اینڈرسن کی حالت خراب ہو رہی تھی۔ شین نیچے آتے ہوئے بولی۔

''میں نے تمہیں مکان کے کونے میں دیکھ لیا تھا۔ اس لیے روانہ ہو کر تمہیں موقع دیا کہ تم اندر آ سکو۔ دوسری صورت میں یہ مشکل کام مجھے کرنا پڑتا۔'' اس نے رینا کی طرف دیکھا۔ ''یہ کیسے آزاد ہوئی اور مارش کہاں ہے؟'' اس کی نظر بے سدھ پڑے مارش پر گئی تو اس کے تاثرات بگڑ گئے اور وہ غرائی۔ ''یہ تم نے اچھا نہیں کیا۔''

''تم دونوں قاتل ہو جلد پولیس تمہیں گرفتار کر لے گی۔'' اینڈرسن نے ہمت کر کے کہا۔ شین نے آگے آتے ہوئے گھاس اور جھاڑیاں کاٹنے والی درانتی اٹھالی۔

''پولیس کو کون بتائے گا؟''

وہ دونوں ڈر کر پیچھے ہٹے۔ شین نے اچانک درانتی گھمائی تو بچنے کی کوشش میں اینڈرسن نیچے گرا۔ رینا نے چیخ ماری اور ایک طرف ہو گئی۔ شین اس کی طرف توجہ دیے بغیر اینڈرسن کی طرف آئی۔ اس نے درانتی تولتے ہوئے کہا۔ ''یہاں تہ خانے کے نیچے موجود خانے میں بہت جگہ ہے تم دونوں بھی آسانی سے آجاؤ گے۔'' اس نے کہتے ہوئے پھر ہاتھ گھمایا اور اینڈرسن بال بال بچا۔ وہ زمین پر پاؤں مارتے ہوئے پیچھے ہو رہا تھا۔ شین اسے اٹھنے کا موقع نہیں دے رہی تھی۔ شین کا تیسرا وار اینڈرسن نے وائپر کے ڈنڈے پر روکا، وہ اس کے ہاتھ میں آ گیا تھا۔ لیکن درانتی سے اس ڈنڈے کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔ اب اینڈرسن کے بچنے کی کوئی صورت نہیں تھی۔ شین نے درانتی بلند کی تو اس نے ہاتھ آگے کرتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں مگر درانتی نہیں چلی، اس کی جگہ ٹھک کی آواز آئی۔ اینڈرسن نے آنکھ کھول کر دیکھا۔ شین درانتی لیے کھڑی جھول رہی تھی۔ عقب سے رینا نے بیس بال کے بلے سے دوسرا وار کیا تو وہ کٹے ہوئے تنے کی طرح فرش پر ڈھیر ہو گئی۔ اینڈرسن لڑکھڑاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا، درانتی کا کنارہ اسے چھو گیا تھا۔ رینا نے پوچھا۔

''تم ٹھیک ہو نا؟''

''ہاں میں ٹھیک ہوں۔'' اینڈرسن نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''یہاں سے نکلو اور پولیس کو کال کرو۔'' اس نے بے ہوش پڑے شین اور مارش کی طرف دیکھا۔ ''اس سے پہلے کہ یہ ہوش میں آ جائیں۔''

رینا نے اپنی شرٹ کا کنارا پھاڑ کر اینڈرسن کے ہاتھ پر باندھ دیا اور پھر اسے سہارا دے کر سیڑھیوں تک آئی۔ اوپر جانے سے پہلے اس نے پلٹ کر دیکھا تو بے ہوش مارش کے پاس جیسمین کھڑی تھی۔ اس نے رینا کی طرف دیکھا اور پہلی بار مسکرا دی۔ اسے انصاف مل گیا تھا۔ اینڈرسن نے مڑ کر دیکھا اور پوچھا۔ ''کیا دیکھ رہی ہو؟''

''کچھ نہیں، آؤ اوپر چلیں۔'' رینا نے سیڑھیوں پر قدم رکھتے ہوئے کہا۔